بے نمازیوں کا خوفناک انجام

قرآن وحدیث اور مستند واقعات کی روشنی میں

مصنف :

محمد عامر حسین مصباحی

ناظمِ تعلیمات وخادم: دارالعلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئلی
تھانہ، نان پور، ضلع سیتامڑھی (بہار)

نام کتاب: بے نمازیوں کا خوفناک انجام

از قلم: محمد عامر حسین حلیمی مصباحی رسول گنج عرف کوئلی، تھانہ نان پور ضلع سیتامڑھی (بہار)

موبائل نمبر: 9525266010/9060158121

تصحیح: حضرت علامہ مفتی محمد راحت احسان برکاتی صاحب قبلہ صدر المدرسین جامعہ ضیائیہ فیض الرضا دری،

تاثر وتقریظ: حضرت علامہ مفتی جاوید احمد عنبر مصباحی صاحب قبلہ/ حضرت علامہ مفتی محمد راحت احسان برکاتی صاحب قبلہ

پروف ریڈنگ: حضرت علامہ مولانا شریف الحق رضوی امام وخطیب نوری رضوی جامع مسجد کوئلی، حضرت حافظ وقاری محبوب رضا حشمتی نیپال، حضرت حافظ محمد توصیف رضا خان

حسبِ فرمائش: حضرت مولانا نذیر عالم خان سلی گوری، حضرت مولانا مجتبیٰ رضا خان، مداحِ رسول شکیل نان پوری، محمد صدام حسین، محمد یوسف رضا، محمد رضوان خان، محمد نجمی خان

ملنے کے پتے

خانقاہِ رضوانیہ نان پور/ جی، کے، آر پرنٹرس 9708029509

حسینی کتاب گھر جنک پور روڈ، پوپری مسجد گلی 9128192055

دار العلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئلی، 7654833082

نذرانۂ عقیدت

(۱) شہنشاہِ عرب وعجم، مالکِ حل وحرم حضور نبیٔ اکرم نور مجسم رحمتِ عالم ﷺ اور آپ کے تمام صحابہ واہل بیت اطہار رضی اللہ عنھم

(۲) غوث الثقلین، نجیب الطرفین، حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ، حضور سلطان الہند خواجہ غریب نواز وحضور اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا وجملہ اولیائے کرام علیہم الرضوان

(۳) پیر ومرشد حضور فقیہ اسلام پیر طریقت حضرت علامہ الحاج مفتی عبد الحلیم صاحب قبلہ خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ، حضور شیر بہار مفتی محمد اسلم رضوی صاحب قبلہ نور اللہ مرقدہٗ خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند

شرفِ انتساب

(۱) والدین کریمین طال اللہ عمرھما جن کی محنتوں اور کاوشوں سے میں کسی لائق بن سکا۔

(۲) جملہ اساتذۂ کرام جن کی شفقتوں کے وسیلے مجھ پر "العلم نور" کی کچھ شعائیں پڑیں۔

برائے ایصالِ ثواب

محترمہ جوہی بی بی والدۂ مرحومہ عالی جنابِ محمد غیاث الدین عرف لاڈلے خان کوئلی۔

(پروپرائٹر: خان اینٹ ادھوگ گوڑی، نان پور، سیتامڑھی، بہار)

صاحب کتاب ایک نظر میں

ازقلم: (مولانا) مجتبیٰ رضا خان مہتمم دارالعلوم غوثیہ چمن رضا مینا پور بلہیا، شیوہر

نام مصنف: محمد عامر حسین حلیمی مصباحی ابن محمد ضیاء الہدیٰ خان ابن محمد ہاشم خان مرحوم ابن محمد یعقوب خان ابن محمد بابر خان مرحوم

مقام: رسول گنج عرف کوئلی، تھانہ، نان پور ضلع سیتامڑھی (بہار)

تاریخ پیدائش: ۸/اگست ۱۹۹۰ء مطابق ۱۳/شوال ۱۴۱۰ھ

تعلیم وتربیت: مکتب نوری دارالقرآن کوئلی، جامعہ ضیائیہ فیض الرضا ددری، سیتامڑھی بہار، الجامعۃ الاسلامیہ رضاء العلوم کنھواں، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یو، پی

تعلیمی لیاقت: حافظ، قاری، عالم، فاضل..فاضل، مولانا مظہر الحق عربی وفارسی یونیورسٹی پٹنہ

سن فراغت: ۱/ جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۲/اپریل ۲۰۱۲ اشرفیہ سے

تدریسی خدمات: جامعہ ضیائیہ فیض الرضا ددری ۳/سال، دارالعلوم نعیمیہ صاحب گنج چھپرہ ۱/سال، دارالعلوم نوریہ رضویہ از ۲۰۱۷/تاحال

نکاح: ۱۴/ جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ مطابق ۵/اپریل ۲۰۱۵ بروز اتوار ہمراہ ماہ نور خانم بنت منا خان کوئلی..

تاثرگرامی

ازقلم: عالمِ نبیل فاضلِ جلیل، ادیبِ شہیر حضرت علامہ مفتی جاوید احمد عنبر مصباحی صاحب قبلہ کسیا پٹی، باج پٹی، سیتامڑھی بہار

کسی بھی چیز کی رغبت دلانے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس پر عمل کرنے کے فوائد کے ساتھ نہ کرنے کے نقصانات کا بھی ذکر ضرور ہونا چاہیے۔ قرآن شریف کی آیات کے مطالعے سے یہ بات نہایت واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے۔ اللہ جل شانہ نے جہاں ایمان اور نیک اعمال کو ذکر کیا، ان پر ملنے والے ثواب کو بار بار ذکر کیا۔ جنت کی منظر نگاری کر کے ہمیں اس کی ترغیب دی ہے وہیں اس نے ایمان اور عمل صالح سے دوری کی صورت میں ہمیں پہنچنے والے دنیوی اور اخروی دونوں طرح کے نقصانات کا احساس بھی دلایا ہے۔ جہنم کا ذکر کیا اور اس کے ہیبت ناک احوال کی منظر کشی بھی کی۔

دنیاوی نظام میں اسی انسانی نفسیات کو مدنظر رکھا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ بہترین کارکردگی دکھانے والے افراد کو حکمراں اور انتظامیہ کی جانب سے انعام سے نوازا جاتا ہے اور قانون شکنی کرنے والوں کو سزا دی جاتی ہے تاکہ ترغیب اور ترہیب (خوف دلانا) دونوں مل کر سماج اور معاشرے کو زیادہ سے زیادہ پُر امن بنا سکے۔

احادیثِ طیبہ اور علما کی کتابیں بھی اس نفسیات سے بھری ہوئی ہیں "الترغیب والترہیب،، اور اس طرح کے ناموں سے موسوم احادیث کی الگ الگ کتابیں موجود ہیں لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ یہ زمانہ جو قیامت سے قریب اور فتنوں کے عروج کا ہے، اس میں علما اور مقررین ترہیب پر اس قدر توجہ نہیں دے رہے ہیں جتنی ضرورت ہے۔ خاص طور سے میلاد، جلسے اور کانفرنسوں میں تو شفاعت اور جنتی ہونے پر اس قدر زور دیا جاتا ہے کہ ایسا شعور ہوتا ہے کہ بد عمل مسلمانوں کے لیے بھی جنت کا ٹکٹ بلا کسی عذاب کے لازمی طور پر بُک کر دیا گیا ہے۔ حالاں کہ قرآن مجید میں (ہماری یاد داشت کے مطابق) جہاں جہاں بھی اہلِ ایمان سے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے وہاں عمل صالح کا ذکر ضرور کیا گیا ہے بلکہ

شرط کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

جس علاقے میں زلزلہ آتا ہے اور تسلسل کے ساتھ ہفتہ عشرہ تک آتا رہتا ہے وہاں کی مسجدیں تہجد کے وقت ہی عید کی طرح بھر جاتی ہیں۔ایسے میں اس بات کی ضرورت ہے کہ تشویق کے ساتھ تخویف اور ترغیب کے ساتھ ترہیب کا ذکر بھی ہوتا کہ جذبہ والے شوق سے اور بے باک افراد عذابِ الٰہی کے خوف سے عمل کی طرف راغب ہوں۔تبھی ہمارے معاشرے میں بُرائیوں کا خاتمہ ہوسکے گا اور نیکیوں کی طرف رغبت ہوگی۔

ہم نے حافظ وقاری مولانا محمد عامر حسین مصباحی کی اس تصنیف کا سرسری مطالعہ کیا۔زمانے کے تقاضوں کے مطابق پایا۔دیگر عنوانوں پر بھی اس طرح کی کتابوں کی ضرورت ہے۔انھوں نے ایک بہتر کام کیا ہے۔قرآنی آیات کے ساتھ احادیث اور بزرگوں کے اقوال کا ایک بہترین گل دستہ پیش کیا ہے،مستند واقعات نے اس کی افادیت میں اور اضافہ کیا ہے۔یہ ان کی پہلی تصنیف ہے جو مرحلۂ طباعت سے گزرنے جارہی ہے۔مولانا موصوف ایک بہترین عالم اور قوم وملت کے مخلص داعی ہیں۔اللہ ان کی ان صفات کو باقی رکھے اور ان کے اَمثال عطا فرمائے نیز ملت وقوم کے خیر کے مزید کام ان سے لے لے۔ آمین

اخیر میں اللہ جل شانہ سے دعا ہے کہ وہ اسے لوگوں کے لیے نافع اور صاحب تصنیف نیز ان کے والدین،اساتذہ اور اعزہ واقربا اور تمام مسلمانوں کے لیے بخشش کا ذریعہ بنائے۔آمین بجاہ الامین ﷺ

جاوید احمد عنبر مصباحی

کسیّا پٹی،باج پٹی،سیتامڑھی،بہار(الہند)

۷/صفر المظفر ۱۴۴۰ھ/۱۷/اکتوبر ۲۰۱۸ء

تقریظ جلیل

استاذ العلما، عمدۃ المحققین حضرت علامہ مفتی محمد راحت احسان برکاتی صاحب قبلہ مدظلہ العالی صدر المدرسین جامعہ ضیائیہ فیض الرضا ددری، سیتامڑھی بہار

....

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

بے پناہ خوشی ہوئی جب عزیزِ سعید، فاضل رشید، خطیبِ فرید حضرت مولانا حافظ وقاری عامر حسین حلیمی مصباحی نے یہ مژدۂ جانفزا سنایا کہ انھوں نے سب سے اہم فرض نماز کے معاملے میں غفلت برتنے اور سستی کرنے والوں کی رہنمائی کے لیے ایک کتاب ترتیب دی ہے۔ پھر جب اس فقیر نے کتاب کا مسودہ دیکھا تو بے ساختہ دل سے دعائیں نکلیں کہ رب قدیر بطفیل نبیٔ بشیر موصوف کو اس عمل خیر پر اجرِ جزیل اور خیرِ کثیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو رضائے الٰہی کے طلب گاروں کے لیے مشعل راہ اور غافلوں اور لاپرواہوں کے لیے جائے عبرت بنائے، موصوف نے نہایت دلکش انداز اور حسین پیرائے میں قرآن وحدیث اور اقوال صالحین کے بکھرے ہوئے موتیوں کو نصیحت وعبرت کی لڑی میں پرو یا ہے، موصوف متنوع خوبیوں کے حامل ہیں، اس وقت اپنے آبائی وطن رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتامڑھی میں واقع دارالعلوم نوریہ رضویہ میں ناظمِ تعلیمات اور باوقار معلم کی حیثیت سے "العلم نور" کی ضیا بکھیر رہے ہیں یہ ان کی پہلی کاوش ہے، دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ مستقبل میں انھیں تدریسی، تقریری خدمات کے ساتھ مزید تحریری خدمات کی توفیق عطا فرمائے، اور اس کتاب کو مقبول ومحبوب بنائے، آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

احقر العباد۔۔۔محمد راحت احسان برکاتی

خادم التدریس والافتاء

جامعہ ضیائیہ فیض الرضا ددری ۴/ ربیع النور ۱۴۴۰ھ

دعائیہ کلمات

حضور فقیہ اسلام پیر طریقت حضرت علامہ الحاج مفتی عبد الحلیم صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین زیر نظر کتاب (بے نمازیوں کا خوفناک انجام) عزیز محترم مولانا عامر حسین مصباحی سلمہ کی تصنیف ہے، قلت وقت وکثرتِ کار کے سبب اس کتاب کا مطالعہ نہیں کر سکا البتہ ایک حدیث اور اس کی تشریح نظر سے گزری، اسلوب بیان بہتر، زبان سلیس تحریر عام فہم ہے مولائے کریم موصوف کی تصنیف کو مقبول عام وخاص بنائے ۔

خدا کرے یہ کتاب تارکین نماز و جماعت کے لیے ہدایت کا سبب بنے جیسا کہ میں نے اوپر عرض کیا ہے کہ قلتِ وقت کے سبب میں اس کتاب کا مطالعہ نہ کر سکا، مولانا عامر حسین مصباحی پر اعتماد کرتے ہوئے چند سطر تحریر کر دی ہے مولائے کریم مصنف موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو ان کے لیے نجات کا ذریعہ بنائے آمین بجاہ نبیہ الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم محمد عبد الحلیم ناگپور

نزیل رسول گنج کوئلی ۱/نومبر ۲۰۱۸ء

اللہ رب العزت نے انسان اور جنات کو بالخصوص اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ اور میں نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا مگر یہ کہ وہ عبادت کریں۔

اور یہ بات یقینی ہے کہ اللہ رب العزت کی فرض کردہ تمام عبادتوں میں ''نماز'' سب سے اہم فریضہ اور عبادت ہے۔ اسی وجہ سے قرآن پاک اور احادیث میں جگہ جگہ نماز پڑھنے کی اہمیت بیان کی گئی اور تاکیدی حکم دیا گیا۔ نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جنت کی کنجی نماز ہے'' (مشکوٰۃ شریف ص:۳۹)

اور صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ''نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ عزوجل نے سب احکام اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زمین پر بھیجے، جب نماز فرض کرنی منظور ہوئی تو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنے پاس عرشِ عظیم پر بلا کر اسے فرض کیا اور شبِ اسرا (معراج کی رات) یہ تحفہ دیا۔ (بہارِ شریعت جلد اول ص: ۴۳۵ مجلس المدینۃ العلمیہ)

نماز وہ اہم عبادت ہے جس کی برکات سے انسان کی بہت ساری دینی و دنیوی مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔ اور اللہ رب العزت نے نمازیوں کے لیے بہت زیادہ انعامات کا قرآن پاک میں تذکرہ فرمایا ہے جنھیں یہاں بیان کرنا موضوع کے خلاف ہے پر ترغیبِ نماز کے لیے مختصر انداز میں لکھنا مناسب ہے۔

نمازیوں کو جنت الفردوس کی خوشخبری دی گئی۔

چنانچہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (پارہ ۱۸، سورۃ المؤمنون)
ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی

میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

نماز بے حیائی اور فحش گوئی سے بچاتی ہے

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (پارہ۲۱سورۃالعنکبوت)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے (یعنی ممنوعاتِ شرعیہ سے)

نمازیوں کے لیے جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

طبرانی ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے، اس کے لیے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اس کے اور پروردگار کے درمیان حجاب ہٹادیئے جاتے ہیں، اور حورِعین اس کا استقبال کرتی ہیں، جب تک نہ ناک سنکے، نہ کھکارے۔

(بہارِ شریعت جلد اول ص ۴۳۷ مجلس المدینۃ العلمیہ دعوتِ اسلامی)

نمازیوں کے تمام گناہوں کی معافی

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ [[اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ لِمَا بَیْنَھُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْکَبَائِرُ]]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک درمیان کے گناہ مٹانے والی ہیں جب کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔ (مشکوٰۃ شریف/کتاب الصلاۃ ص:۵۷ / الحدیث ۵۶۴)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اس کے تحت ارشاد فرماتے ہیں کہ "نماز پنج گانہ روزانہ کے صغیرہ گناہ کی معافی کا ذریعہ ہے، اگر کوئی ان نمازوں کے ذریعے گناہ نہ بخشوا سکا تو نمازِ جمعہ ہفتہ بھر کے گناہِ صغیرہ کا کفارہ ہے، اگر کوئی جمعہ کے ذریعہ بھی گناہ نہ بخشوا سکا کہ اسے اچھی طرح ادا نہ کیا تو رمضان سال بھر کے گناہوں کا کفارہ ہے۔"

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "أَرَأَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئٌ ؟ قَالُوْا: لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئٌ ،قَالَ: فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوْا للهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: بتاؤ تو اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں روزانہ پانچ دفعہ نہائے کیا کچھ میل رہے گا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ بالکل میل نہ رہے گا فرمایا یہ پانچوں نمازوں کی مثال ہے کہ اللہ ان کی برکت سے گناہ مٹاتا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح/کتاب الصلاۃ ص:۵۷)

وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذَالِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ: [[يَا اَبَا ذَرٍّ]] قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لِيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللهِ فَتَهَافَتَ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں باہر تشریف لے گئے جب پتے جھڑ رہے تھے تو حضور ﷺ نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑلیں فرمایا کہ پتے جھڑنے لگے راوی فرماتے ہیں کہ فرمایا اے ابوذر! میں نے کہا حضور حاضر ہوں فرمایا کہ جب مسلمان بندہ اللہ کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی جھڑ جاتے ہیں جیسے پتے اس درخت سے۔

(مشکوۃ المصابیح/الحدیث ۵۷۶/کتاب الصلاۃ ص:۵۸)

لیکن اس کے ساتھ ہی بے نمازیوں اور وہ لوگ جو وقت گزار کر نماز ادا کرتے ہیں ان کے متعلق سخت وعیدیں اور ایسی ایسی سزائیں بیان کی گئی ہیں جنھیں پڑھ کر جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، اور دل میں کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔

آج ہم نماز جیسی اہم عبادت سے بہت زیادہ غفلت اورکوتاہی کرتے اور اس کی ادائیگی میں سستی کرتے نظر آتے ہیں اور لوگوں میں رجحان یہ بنتا جارہا ہے کہ نماز وہ پڑھے جو مولوی، یا حاجی یا بوڑھا ہو لوگ دنیاوی کاموں میں اتنے الجھ چکے ہیں کہ اتنی بھی فرصت نہیں نکال پاتے کہ مسجد جا کر پنج وقتہ نماز باجماعت بھی ادا کر سکیں۔ یقیناً یہ قابل صد افسوس بات ہے۔

ایسے لوگ جو نماز کی اہمیت نہیں سمجھتے اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ وقت پر نماز ادا کریں وہ درجِ ذیل صفحات کا بغور مطالعہ کریں اور سچے دل سے توبہ کرکے نماز کی پابندی کا عزمِ مصمم کر لیں۔

بے نمازیوں کا خوفناک انجام قرآن کی روشنی میں

(۱) فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

(پارہ ۳۰ سورۃ الماعون ص:۶۰۹)

اس آیتِ کریمہ میں ارشاد ہوا کہ "ویل" ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔

حضور صدر الشریعہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "جہنم میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے، اس کا نام "ویل" ہے، قصداً نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق ہیں"۔

(بہارِ شریعت جلد اول ص:۴۳۴ مجلس المدینۃ العلمیہ)

حضرت امام غزالی شافعی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "ویل کے معنیٰ سخت عذاب کے ہیں ، ایک قول یہ بھی ہے کہ ویل جہنم کی ایک وادی کا نام ہے، اگر اس میں دنیا کے پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی اس کی شدید گرمی کی وجہ سے پگھل جائیں اور یہ وادی ان لوگوں کا مسکن ہے جو نماز میں سستی کرتے ہیں اور ان کو ان کے اوقات سے مؤخر کرکے پڑھتے ہیں، ہاں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور توبہ کر لیں اور گزشتہ اعمال پر پشیمان ہو جائیں تو اور بات ہے۔ (یعنی معافی کی امید ہے۔)

(مکاشفۃ القلوب ص:۳۶۹ مجلس المدینۃ العلمیہ دعوتِ اسلامی)

(۲) فَخَلَفَ مِنۡ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ

غَيًّا

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنھوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب دوزخ میں غیٔ کا جنگل پائیں گے۔

(پارہ۱۶ص: ۳۱۰ سورہ مریم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ضائع کرنے کا یہ معنیٰ نہیں کہ بالکل نماز پڑھتے ہی نہیں بلکہ یہ کہ اسے مؤخر کر کے پڑھتے ہیں۔ (مکاشفۃ القلوب ص:۳۶۷ مجلس المدینۃ العلمیہ)

نماز ضائع کرنے کا کیا معنیٰ ہے؟

امام التابعین حضرتِ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ضیاع سے یہ مراد ہے کہ ظہر کی عصر کے وقت اور عصر کی مغرب کے وقت اور مغرب کی عشا کے وقت اور عشا کی فجر کے وقت اور فجر کی سورج کے طلوع ہونے کے وقت کے قریب پڑھی جائے، جو شخص اس طریقہ سے نمازیں پڑھتا ہوا مرجائے اور اس نے توبہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے غیّ کا وعدہ فرمایا ہے جو جہنم کی ایک گہرائی اور عذاب سے بھرپور وادی ہے۔

(مکاشفۃ القلوب ص:۳۶۸)

جہنم میں غیّ کا جنگل کیا ہے؟

حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ صاحبِ بہار شریعت فرماتے ہیں ''غیّ جہنم میں ایک وادی ہے، جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کنواں ہے، جس کا نام ''ہبہب'' ہے، جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، اللہ عزوجل اس کنویں کو کھول دیتا ہے، جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

''كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا''

ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔

یہ کنواں بے نمازیوں، زانیوں، شرابیوں، سودخوروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لیے ہے۔

(بہارِشریعت جلداول ص:۴۳۴المدینۃ العلمیہ دعوتِ اسلامی)

حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جہنم میں ایک ایسی وادی ہے جس کی شدتِ حرارت سے جہنم کی دوسری وادیاں روزانہ خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں ہزار بار پناہ مانگتی ہیں۔ اسی وادی کا نام غیّ ہے۔ اللہ جل شانہ نے اسے نماز اور جماعت چھوڑنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔

(عظمتِ نماز ص:۵۷)

اللہ اکبر! بے نمازیوں کے لیے اس قدر شدت کا عذاب کہ انھیں اس وادیٔ ویل میں داخل کیا جائے گا جس سے جہنم خود بھی پناہ مانگتا ہے، جو دنیا کے پہاڑوں کو اپنی تپش سے پگھلا دے جب اس میں نرم و نازک جسم رکھنے والے بے نمازی انسان کو ڈالا جائے گا تو اس کا کیا حال ہوگا۔ اللہ کی پناہ: یہاں انسان کے اندر تو اتنی بھی طاقت نہیں کہ وہ دنیاوی آگ کو چند لمحوں کے لیے برداشت کر سکے۔

بے نمازی جہنم میں

(۳) فِیۡ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوۡنَ عَنِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ مَا سَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ قَالُوۡا لَمۡ نَکُ مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ

ترجمۂ کنزالایمان: باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے تمھیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔

نمازوں کو چھوڑ دینا بہت ہی شدید گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قیامت کے دن جب جنتی لوگ جہنمیوں سے پوچھیں گے کہ تمھیں کیا چیز جہنم میں لے گئی یعنی کن گناہوں کی وجہ سے تم جہنم کے مستحق بن گئے تو نہایت ہی حسرت و افسوس کے ساتھ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔

مال واولاد نماز سے غافل نہ کردیں

(۴) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! تمھارے مال نہ تمھاری اولاد کوئی چیز تمھیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔ (پارہ ۲۸/رکوع ۱۳ سورۃ المنافقون)

مفسرین کی ایک جماعت کا قول ہے: یہاں ذکر سے مراد نمازیں ہیں لہٰذا جو شخص نماز کے وقت اپنے مال کی وجہ سے جیسے اس کی خرید وفروخت میں مشغول ہوکر نماز سے غافل ہوگیا یا اپنی اولاد میں مشغول ہوکر نماز بھول گیا وہ نقصان پانے والوں میں سے ہے۔ اسی لیے حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ قیامت کے دن سب اعمال سے پہلے نماز کا محاسبہ ہوگا، اگر اس کی نمازیں مکمل ہوئیں تو فلاح وکامرانی پا گیا اور اگر اس کی نمازیں کم ہوگئیں تو وہ خائب وخاسر ہے۔ (مکاشفۃ القلوب ص:۳۴۸)

ان آیات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ بے نمازی جنھوں نے جان بوجھ کر نمازیں ترک کیں اور بغیر توبہ کیے مرگئے اور اللہ رب العزت نے ان کے گناہوں کو معاف نہ کیا تو وہ سخت عذابِ الٰہی کے مستحق ہوں گے۔ پھر بھی انسان کس قدر غافل ہے کہ دنیاوی چیزیں مال و دولت، زمین وجائداد کی خاطر نماز کے لیے وقت نہیں نکال پاتا اور نمازیں چھوڑ کر اپنی آخرت تباہ کرتا ہے۔

نماز دین کا ستون ہے

عَنْ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ عِنْدَ اللّٰهِ فِی الْاِسْلَامِ قَالَ: اَلصَّلَاۃُ لِوَقْتِهَا وَمَنْ تَرَكَ الصَّلَاۃَ فَلَا دِیْنَ لَهٗ وَالصَّلَاۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص بارگاہِ رسالت میں آیا اور اس نے عرض کیا اے

اللہ کے رسول ﷺ! اسلام میں اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ چیز کیا ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: وقت کے اندر نماز اور جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں، نماز دین کا ستون ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الصلاۃ جلد ۳ ص:۳۹)

اس حدیث پاک میں نماز کو دین کا ستون کہا گیا، گھر کی عمارت میں ستون (کھمبا/ پایہ) کو کافی اہمیت حاصل ہے اگر خوبصورت اور عالی شان مکان تیار کیا جائے پھر بعد میں اس کے تمام ستونوں کو گرا دیا جائے تو پوری عالی شان عمارت ٹوٹ کر زمین سے مل جائے گی، یہی اہمیت اسلام میں نماز کا بھی ہے کہ اس کے بغیر عمارتِ اسلام ٹھہر نہیں سکتی، یعنی جو شخص نماز نہیں پڑھتا گویا اس نے اسلام کے ستون ہی کو گرا دیا اب اس کے اسلام و ایمان کا کیا بھروسہ؟

بے نمازیوں کا حشر

(۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَاصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَنَّہٗ ذَکَرَ الصَّلَاۃَ یَوْمًا فَقَالَ: ((مَنْ حَافَظَ عَلَیْہَا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا وَّبُرْہَانًا وَّنَجَاۃً یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْہَا لَمْ تَکُنْ لَّہٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْہَانًا وَّلَا نَجَاۃً، وَّکَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَہَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلْفٍ))

رواہ احمد والدارمی والبیھقی فی ((شعب الایمان))

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کیا فرمایا کہ جو نماز کی پابندی کرے گا نماز اس کے لیے قیامت کے دن نور (روشنی) دلیل اور نجات ہو جائے گی، اور جو اس کی پابندی نہ کرے گا تو اس کے لیے نہ نور ہوگی نہ دلیل نہ نجات اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

(مشکوٰۃ شریف حدیث نمبر ۵۷۸ ص:۵۹ / مجلسِ برکات)

قارون، فرعون، ہامان، اور ابی بن خلف کون ہیں اور بے نمازیوں کا ان کے ساتھ حشر کیوں ہوگا؟

قارون کا انجام

''قارون'' اللہ کے جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا ''یصہر'' کا بیٹا تھا، نہایت خوبصورت شکیل آدمی تھا اس لیے اس کو منور کہتے تھے اور بنی اسرائیل میں توریت کا سب سے بہتر قاری تھا، ناداری اور مفلسی کے زمانے میں نہایت متواضع و بااخلاق تھا دولت ہاتھ آتے ہی اس کا حال متغیر ہوا اور سامری کی طرح منافق ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دشمن بن گیا۔ اللہ رب العزت نے اسے بے شمار مال و دولت سے نوازا تھا اس کی دولت کا حال یہ تھا کہ خود اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاٰتَیْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِی الْقُوَّةِ

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے جن کی کنجیاں ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں۔ (پارہ ۲۰/ص:۳۹۵ سورہ القصص)

اس آیت میں اس کے خزانوں کا نہیں بلکہ اس کے خزانوں کی صرف کنجیوں کا تذکرہ ہوا کہ وہ ایک طاقتور جماعت پر بھاری تھیں تو اس کی دولت کا حال کیا ہوگا؟

جب اللہ رب العزت نے زکوٰۃ کا حکم نازل فرمایا تو اس نے موسیٰ علیہ السلام کے سامنے یہ وعدہ کیا کہ وہ اپنے تمام مالوں میں سے ہزارواں حصہ زکوٰۃ نکالے گا مگر جب اس نے مالوں کا حساب لگایا تو ایک بہت بڑی رقم زکوٰۃ کی نکلی۔ یہ دیکھ کر اس پر ایک دم حرص و بخل کا بھوت سوار ہوگیا اور زکوٰۃ دینے سے انکار کر کے بنی اسرائیل کو بہکانے لگا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اب زکوٰۃ کے بہانے تمہارے مالوں کو لے لینا چاہتے ہیں، یہاں تک کہ بنی اسرائیل کو برگشتہ کرنے کے لیے اس نے ایک بدکار عورت کے ذریعے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر زنا کا الزام لگایا اور بھری مجلس میں دورانِ وعظ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے فلاں عورت سے

بدکاری کی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس عورت کو میرے سامنے لاؤ۔ جب وہ عورت بلائی گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے عورت! اس اللہ کی قسم! جس نے بنی اسرائیل کے لیے دریا کو پھاڑ دیا، اور عافیت وسلامتی کے ساتھ دریا کے پار کرا کر فرعون سے نجات دی۔ سچ سچ کہہ دے کہ واقعہ کیا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جلال سے عورت سہم کر کانپنے لگی اور اس نے مجمع عام میں صاف صاف کہہ دیا کہ اے اللہ عزوجل کے نبی! مجھ کو قارون نے کثیر دولت دے کر آپ پر بہتان لگانے کے لیے آمادہ کیا ہے۔ اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام آبدیدہ ہو کر سجدۂ شکر میں گر پڑے اور بحالتِ سجدہ آپ نے یہ دعا مانگی کہ یا اللہ! قارون پر اپنا قہر وغضب نازل فرما۔ پھر آپ نے مجمع سے فرمایا کہ جو قارون کا ساتھی ہو وہ قارون کے ساتھ ٹھہرا رہے اور جو میرا ساتھی ہو وہ قارون سے الگ ہو جائے۔ چنانچہ دو خبیثوں کے سوا تمام بنی اسرائیل قارون سے الگ ہو گئے۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ اے زمین! تو اس کو پکڑ لے تو قارون ایک دم گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا پھر آپ نے دوبارہ زمین سے یہی فرمایا تو وہ کمر تک زمین میں دھنس گیا۔ یہ دیکھ کر قارون رونے اور بلبلانے لگا اور قرابت ورشتہ داری کا واسطہ دینے لگا مگر آپ نے کوئی التفات نہ فرمایا، یہاں تک کہ وہ بالکل زمین میں دھنس گیا۔ وہ منحوس لوگ جو قارون کے ساتھی ہوئے تھے، لوگوں سے کہنے لگے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کو دھنسا دیا ہے تاکہ قارون کے مکان اور اس کے خزانوں پر خود قبضہ کرلیں۔ تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ قارون کا مکان اور خزانہ بھی زمین میں دھنس جائے۔ چنانچہ قارون کا مکان جو سونے کا تھا اور اس کا سارا خزانہ، سبھی زمین میں دھنس گیا۔

(ملخص عجائب القرآن مع غرائب القرآن ص:۱۹۶)

فرعون کا انجام

قومِ قبط وعمالیق سے جو بھی مصر کا بادشاہ ہوتا تھا اسے "فرعون" کہتے تھے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون کا نام "ولید بن مصعب بن ریان" تھا یہ بڑا سرکش کافر بادشاہ تھا اس نے خدائی کا بھی دعویٰ کیا اور کہا کہ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی یعنی میں تمہارا سب سے بڑا خدا ہوں، یہ بادشاہ قومِ بنی اسرائیل پر بہت زیادہ ظلم و ستم کیا کرتا تھا بنی اسرائیل جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم تھی اس پر اس نے نہایت بے دردی سے محنت ومشقت کے دشوار کام لازم کئے تھے،.بنی اسرائیل کے غریبوں پر بہت زیادہ ٹیکس مقرر کئے تھے جو غروبِ آفتاب سے قبل زبردستی وصول کئے جاتے تھے۔اور ان کے بیٹوں کو ذبح کروادیا کرتا تھا، جب اس کا ظلم و ستم حد سے بڑھ گیا تو اللہ رب العزت نے موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے بھائی ہارون علیہ السلام کو اس کی ہدایت کے لیے بھیجا مگر اس نے ہدایت حاصل نہیں کی اور موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا دشمن ہوگیا بالآخر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی تو اس پر اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوا وہ اپنے تمام لشکریوں کے ساتھ دریا میں ڈبو دیا گیا۔جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرعون اور اس کے لشکر کی ہلاکت کی خبر دی تو بنی اسرائیل کو فرعون جیسے ظالم و جابر بادشاہ کے غرق ہونے کا یقین نہ ہوا تو اللہ کے حکم سے دریا نے اس کے جسم کو باہر پھینک دیا تو دیکھنے کے بعد بنی اسرائیل کو اس کی ہلاکت کا یقین ہوا اور آج تک فرعون کی لاش مصر کے عجائب خانہ میں موجود ہے جو لوگوں کے لیے عبرت بنی ہوئی ہے جس کا ذکر قرآن مجید پارہ ۱۱ / رکوع ۱۴ / میں اس طرح ہے

فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْکَ بِبَدَنِکَ لِتَکُوْنَ لِمَنْ خَلْفَکَ اٰیَةً

ترجمۂ کنزالایمان: آج ہم تیری لاش کو اُترا دیں گے (باقی رکھیں) گے کہ تو اپنے پچھلوں کے لیے نشانی ہو۔

ہامان فرعون ہی کا وزیر تھا اور تمام ظلم و ستم اور کفر و شرک میں اس کا شریک تھا وہ بھی بڑے

کافروں میں سے ہے۔ بحرِقلزوم میں ڈبو کر ہلاک کیا گیا۔

اور ابی بن خلف وہ بد بخت اور بدنصیب مکہ کا کافر ہے جسے جنگِ احد میں خود ہمارے آقا ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے جہنم رسید کیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ ابی بن خلف نے مکہ میں ایک گھوڑا پالا تھا جس کا نام اس نے ''عود'' رکھا تھا۔ وہ روزانہ اس کو چراتا اور لوگوں سے کہتا تھا کہ میں اسی گھوڑے پر سوار ہو کر محمد (ﷺ) کو قتل کروں گا۔ جب حضور ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا ان شاء اللہ تعالیٰ میں ابی بن خلف کو قتل کروں گا۔ چنانچہ ابی بن خلف اپنے اسی گھوڑے پر چڑھ کر جنگِ احد میں آیا اور حضور ﷺ کو شہید کر دینے کی نیت سے آگے بڑھا۔ حضور اقدس ﷺ نے اپنے ایک جاں نثار صحابی حضرت حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ سے ایک چھوٹا سا نیزہ لے کر ابی بن خلف کی گردن پر مارا جس سے وہ تلملا گیا۔ گردن پر بہت معمولی زخم آیا اور وہ بھاگ نکلا اور اپنے لشکر میں جا کر اپنی گردن کے زخم کے بارے میں لوگوں سے اپنی تکلیف اور پریشانی ظاہر کرنے لگا اور بے پناہ ناقابل برداشت درد کی شکایت کرنے لگا۔ اس پر اس کے ساتھیوں نے کہا کہ ''یہ تو معمولی خراش ہے، تم اس قدر پریشان کیوں ہو؟ اس نے کہا کہ تم لوگ نہیں جانتے کہ ایک مرتبہ مجھ سے محمد (ﷺ) نے کہا تھا کہ میں تم کو قتل کروں گا اس لیے۔ یہ تو بہرِ حال زخم ہے میرا تو اعتقاد ہے کہ اگر وہ میرے اوپر تھوک دیتے تو بھی میں سمجھ لیتا کہ میری موت یقینی ہے۔

ابی بن خلف نیزہ کے زخم سے بے قرار ہو کر راستہ بھر تڑپتا اور بلبلاتا رہا، یہاں تک کہ جنگِ احد سے واپس آتے ہوئے مقام ''سرف'' میں مر گیا۔

(سیرتِ مصطفیٰ ص:۲۷۲)

عبرت: یہ واحد بد بخت ہے جس پر نبیِ رحمت ﷺ نے ہتھیار اٹھایا اس کے علاوہ کسی شخص پر حضور ﷺ نے کبھی ہتھیار نہیں اٹھایا۔ اور حضور نے فرمایا کہ بے نمازی کا ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا اللہ کی پناہ!

ان جیسے بڑے بڑے کافروں کے ساتھ بے نمازیوں کا حشر کیوں ہوگا؟؟

بعض علما کا کہنا ہے: ان لوگوں کے ساتھ تارکِ نماز اس لیے اٹھایا جائے گا کہ اگر اس نے اپنے مال واسباب میں مشغولیت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھی تو وہ قارون کی طرح ہو گیا اور اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا، اگر ملک کی مشغولیت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھی تو وہ فرعون کی طرح ہے اور اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا، اگر وزارت کی مشغولیت نماز سے مانع ہوئی تو وہ ہامان کی طرح ہے اور اسی کے ساتھ اٹھے گا، اگر تجارت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھی تو وہ ابی بن خلف تاجرِ مکہ کی طرح ہے اور اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

(مکاشفۃ القلوب ص:۳۶۹)

(بے نمازیوں کو فرعون، قارون وغیرہ کی طرح اس اعتبار سے کہا گیا کہ بے نمازی نماز چھوڑ کر قارون و فرعون وغیرہ کی طرح کام کیا)

مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ''اس سے یہ لازم نہیں کہ بے نمازی کافر ہو جائے اور نمازی نبی، بلکہ بے نماز کو قیامت میں ان کفار کے ساتھ کھڑا کیا جاوے گا جیسے کسی شریف آدمی کا ذلیل کے ساتھ بیٹھا دینا اس کی ذلت ہے، لہٰذا حدیث واضح ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ خیال رہے کہ قیامت میں ہر شخص کا حشر اس کے ساتھ ہوگا جس سے اسے دنیا میں محبت تھی۔ جس کی طرح وہ کام کرتا تھا، بے نماز کافروں کے سے کام کرتا ہے لہٰذا اس کا حشر بھی اس کے ساتھ ہوگا'' (مرآۃ المناجیح جلد اول ص ۳۵۸)

بے نمازی کو ایک حقب کا عذاب

(۳) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ حَتّٰى مَضٰى وَقْتُهَا عُذِّبَ فِي النَّارِ حُقُبًا

یعنی جس نے نماز میں سستی کی یہاں تک کہ اس کا وقت گذر گیا اسے جہنم میں ایک حقب عذاب دیا جائے گا۔

"حقب" کی تشریح کرتے ہوئے صاحبِ روح البیان علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں: ایک حقب اسی سال کا ہوگا اور ہر سال تین سو ساٹھ دن کا ہوگا اور ہر دن دنیا کے دنوں کے اعتبار سے ایک ہزار سال کا ہوگا۔

(تفسیرِ روح البیان ص:۳۶ ج اول بحوالہ عظمتِ نماز ص:۶۲)

آپ اپنے ماحول اور دنیا کے برس سے اس کا حساب لگائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ایک حقب اس دنیا کے دو کروڑ ۸۸ لاکھ سال کے برابر ہوگا۔ (عظمتِ نماز ص:۶۲)

غور کرنے کا مقام ہے کہ جب صرف سستی و کاہلی کی وجہ سے ایک وقت کی نماز قضا کرنے والے کی اس قدر خوفناک، ڈراؤنی اور دل دہلا دینے والی سزا ہے تو وہ لوگ جو نماز قضا کرنے کے بعد اسے ادا بھی نہیں کرتے اس کی سزا کیا ہوگی اور پھر وہ لوگ جو بالکل نماز ہی نہیں پڑھتے وہ کس قدر عذابِ الٰہی کے مستحق ہوتے ہوں گے اندازہ بھی لگانا مشکل ہے۔

اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ سے باھر

(۴) حضرتِ ام ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "لَا تَتْرُكِ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا، فَاِنَّهٗ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ"

یعنی جان بوجھ کر نماز مت چھوڑو کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمہ سے نکل گیا۔

(الترغیب والترہیب جلد اول ص ۲۸۸ بحوالہ برکاتِ شریعت ص ۱۷۱)

یہ حدیث تو بالکل دل دہلا دینے والی ہے۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک حیاتِ ظاہری میں رہے فکرِ امت میں آنسوؤں کے موتی بکھیرتے رہے.. امت کی بخشش کے لیے رب کی بارگاہ میں دعائیں اور التجائیں کرتے رہے اور ادھر اپنی امت کو مژدہ بھی سنایا کہ میں میدانِ محشر میں تمہاری شفاعت فرماؤں

گا مگر ترکِ نماز پر اتنی سخت وعید ارشاد فرمائی کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ سے نکل گیا۔

محترم قارئین! میدانِ محشر میں جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے گنہگار کی شفاعت کہیں اگر حضور نہ فرمائیں اور یہ ارشاد فرمادیں کہ جان بوجھ کر نماز ترک کرنے کی وجہ سے تم میری ذمہ داری سے نکل چکے تھے تو آپ اندازہ لگائیں کہ اس انسان کا حال کیا ہوگا کہ تمام انبیاء کرام کی بارگاہوں سے ناامید لوٹنے کے بعد ایک ہی تو ایسی بارگاہ تھی جہاں سے اَنَا لَھَا کی صدا بلند ہوئی تھی اور جہاں سے گناہوں کو معاف کروایا جاسکتا تھا، جنت کا ٹکٹ مل سکتا تھا مگر اس بارگاہ سے بھی بھگادیا گیا اب کہاں جائے گا؟ بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ سے نکالا ہوا بارگاہِ رب العزت سے نجات کا پروانہ حاصل کرلے یہ تو ناممکن بات ہے کیوں کہ اس دن تو رب عزوجل اپنے محبوب ﷺ کی رضا میں ہی راضی ہوگا۔

اس لیے اے غافل انسان! گنہگاروں کے لیے ہمارے نبی کی شفاعت مسلم ہے مگر وعیدوں سے آنکھیں چرانا عقل مندوں کا کام نہیں اپنے نبی کو راضی کرلو پھر رب بھی راضی ہے۔

ایمان و کفر کے درمیان فرق

(۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ (مشکوٰۃ شریف ص:۵۸)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں کہ: فرمایا اللہ کے رسول ﷺ نے کہ بندے اور کفر کے درمیان (فرق) نماز کا چھوڑنا ہے۔

یعنی بندہ مؤمن اور کفر کے درمیان نماز کی دیوار حائل ہے جو اس تک کفر کو نہیں پہنچنے دیتی جب یہ آڑ ہٹ گئی تو کفر کا اس تک پہنچنا آسان ہوگیا، ممکن ہے کہ آئندہ یہ شخص کفر بھی کر بیٹھے۔ خیال رہے کہ بعض ائمہ ترکِ نماز کو کفر بھی کہتے ہیں، بعض کے نزدیک بے نمازی لائق قتل ہے اگرچہ کافر نہیں ہوتا، ہمارے امام صاحب (امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ) کے نزدیک بے نمازی کو مار پیٹ اور قید کیا جائے جب تک کہ وہ

نمازی نہ بن جائے۔ایک مطلب اس حدیث کا یہ بھی ہے کہ بے نمازی کفر کے قریب ہے یا اس کے کفر پر مرنے کا اندیشہ ہے یا ترکِ نماز سے مراد نماز کا انکار ہے، یعنی نماز کا منکر کافر ہے۔

(مرآۃ المناجیح جلد اول ص:۳۵۳)

بے نمازی کی بخشش اللہ کی مرضی پرھے

(۶) قال عبادۃ بن الصامت اشھد انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول:((خَمْسَ صَلَوٰتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ اَحسَنَ وَضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ خُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَلَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَلَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ))

(سنن ابوداؤد جلد اول ص:۸۰ دعوتِ اسلامی نیٹ)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کیں جو ان کا وضو اچھی طرح کرے اور انھیں صحیح وقت پر ادا کرے اور ان کا رکوع وخشوع پورا کرے اس کے لیے اللہ عزوجل کا وعدہ ہے کہ اسے بخش دے، اور جو ایسا نہ کرے تو اس کے لیے اللہ کا وعدہ نہیں اگر چاہے بخشے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے۔

اس حدیثِ پاک کا مطلب واضح ہے کہ جو صحیح طور پر نماز ادا نہ کرے اس کے گناہوں کی معافی کے لیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ نہیں بلکہ اس کی مرضی ہے چاہے تو معاف کرے اور چاہے تو عذاب دے۔

لہٰذا اس امید پر نمازیں ترک نہ کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ رب العزت گرفت فرمالے تو پھر کیا ہوگا؟؟؟

(۷) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّداً فَقَدْ كَفَرَ"

جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اس نے کفر کیا۔ (مسندِ بزاز بحوالہ برکاتِ شریعت ص:۱۷۳)

"فَقَدْ كَفَرَ" کا مطلب یہ بتایا گیا کہ وہ کفر کے قریب ہوگیا کیوں کہ وہ نماز چھوڑ بیٹھا حالاں کہ نماز دین کا ستون ہے اور یقین کی بنیاد ہے "فقد کفر" کا مطلب یہ (بھی) ہے کہ "اس نے کافروں کا کام کیا" کیوں کہ کافر بھی نماز نہیں پڑھتا ہے اور اس نے بھی نہ پڑھی۔ (برکاتِ شریعت ۱۷۳)

بے نمازی صحابہ کی نظر میں

(۸) وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اعمال میں سے کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہ سمجھتے تھے سوا نماز کے.... (مشکوٰۃ شریف، کتاب الصلوٰۃ الفصل الثالث ص:۵۹)

کیونکہ اس زمانہ میں نماز پڑھنا مؤمن کی علامت تھی اور نہ پڑھنا کافر کی پہچان جیسے آج سر پر چوٹی، نیچے دھوتی ہندو کی پہچان ہے، اس لیے وہ حضرات جسے نماز نہ پڑھتے دیکھتے سمجھتے کافر ہوگیا،

(مرأۃ المناجیح جلد اول ص:۳۵۸)

بے نمازی سے ذمہ ختم ہوجاتا ہے

(۹) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي أَنْ لَّا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ رَوَاهُ ابن ماجه (مشکوٰۃ شریف ص:۵۹)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: کہ مجھے میرے محبوب نے وصیت کی کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ اگرچہ مار ڈالے جاؤ یا جلا دیئے جاؤ اور فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑو کہ جس نے عمداً چھوڑا اس سے ذمہ ختم ہوگیا اور شراب نہ پیو کہ یہ ہر شر کی چابی ہے۔

اس حدیث میں وصیت سے مراد تاکیدی حکم ہے اور ولا تترك الصلاة مكتوبة

متعمداً"۔ اس پوری حدیث سے مراد یہ ہے کہ بے نمازی سے اسلام کی امان اٹھ گئی اسے حاکم اس پر سخت سے سخت سزا دے سکتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ نمازی اللہ کی امان (حفاظت) میں رہتا ہے صدہا مصیبتوں سے محفوظ، بے نمازی اس دولت سے محروم۔

(المناجیح جلد اول ص:۳۵۸)

اتنی سخت سخت وعیدیں سننے اور پڑھنے کے باوجود بھی آج اکثر مسلمان نماز سے غافل ہیں اور عام لوگوں کا حال تو اس معاملے میں بُرا ہے ہی خاص افراد بھی ترکِ نماز جیسے گناہِ عظیم میں ملوث رہتے ہیں۔ اللہ کی پناہ:

جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والوں کے متعلق آقا ﷺ ایک جگہ یوں ارشاد فرماتے ہیں:

بے نمازی کا نام جہنم کے دروازے پر

(۱۰) مَنۡ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا كُتِبَ اسمُه عَلٰى بَابِ النَّارِ

ترجمہ: جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا گیا۔

(کنز العمال ص:۱۷ جلد دوم)

(۱۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ: اِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الۡعَبۡدُ بِصَلَاتِهٖ فَإِنۡ صَلَحَتۡ فَقَدۡ أَفۡلَحَ وَأَنۡجَحَ وَإِنۡ فَسَدَتۡ فَقَدۡ خَابَ وَخَسِرَ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو وہ خائب و خاسر ہوا۔

(سنن نسائی جلد اول ص:۸۶ دعوتِ اسلامی نیٹ)

بے نمازی سے اللہ رب العزت ناراض

(۱۲) مسندِ بزاز میں حضرتِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: آپ نے فرمایا: جب میری پُتلیوں کی صحت کے باوجود میری بینائی ضائع ہوگئی تو مجھ سے کہا گیا کہ آپ کچھ نماز چھوڑ دیں، ہم آپ کا علاج کرتے ہیں، میں نے کہا: ایسا نہیں ہوگا کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: جس نے نماز چھوڑ دی وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔

(مکاشفۃ القلوب ص: ۳۶۳ مجلس المدینۃ العلمیہ دعوتِ اسلامی)

بے نمازی کے اعمال برباد

(۱۳) اصبحانی کی روایت ہے کہ جس نے عمداً (جان بوجھ کر) نماز چھوڑ دی، اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو برباد کر دیتا ہے اور اسے اپنے ذمہ سے نکال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرے۔

(مکاشفۃ القلوب ص: ۳۶۶)

بے نمازی کے سر کا بھاری پتھر سے کچلنا

(۱۴) بخاری میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اکثر اپنے صحابہ کرام سے فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے تو بیان کرے۔ لوگ اپنے خواب کو سنایا کرتے۔

ایک صبح حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں بتلایا کہ میرے پاس دو آنے والے آئے اور انھوں نے مجھے جگا کر کہا کہ ہمارے ساتھ چلئے! میں ان کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ ہم نے ایسے آدمی کو دیکھا جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا ایک بھاری پتھر لیے کھڑا تھا۔ جب وہ بھاری پتھر اس کے سر پر مارتا تو اس لیٹنے والے کا سر ریزہ ریزہ ہو جاتا، پھر وہ پتھر اٹھا لیتا ہے اور اس آدمی کا سر صحیح ہو جاتا ہے جیسا کہ پہلے تھا وہ پھر پتھر مارتا ہے اور اس کا پہلے جیسا حشر ہو جاتا ہے، میں نے ان دونوں سے کہا:

سبحان اللہ یہ کیا ہے؟ انھوں نے مجھے کہا ابھی اور چلئے! اور چلئے!

پھر ہم ایک ایسے آدمی کے پاس آئے جو پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا اور دوسرا ہاتھ میں لوہے کی سنسی (ایک لوہے کا راڈ جو تھوڑا ایک جانب مڑا ہوا ہو) لیے کھڑا تھا اور سونے والے کے چہرے کی ایک جانب سنسی سے اس کی باچھ (جبڑا) کو گدی کی طرف کھینچتا ہے اور اس کے نتھنوں اور آنکھوں سے بھی یہی سلوک کرتا ہے اور اس کے یہ اعضائے بدن گدی کی طرف مڑ جاتے ہیں پھر وہ دوسری سمت سے آتا ہے اور اس کے ساتھ وہی سلوک کرتا ہے جو پہلے کر چکا ہے۔ جب وہ دوسری جانب جاتا ہے تو پہلی جانب چہرہ صحیح ہو جاتا ہے، پھر وہ واپس آتا ہے اور پہلی طرف سے اس کے چہرے کو وہی اذیت دیتا ہے، میں نے کہا سبحان اللہ! یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا ابھی اور چلئے اور چلئے! ہم چل پڑے۔

اور تنور جیسی ایک چیز دیکھی، راوی کہتا ہے مجھے ایسے یاد پڑتا ہے کہ شاید حضور ﷺ نے یہ فرمایا: اس میں سے ملی جلی آوازیں اور شور اٹھ رہا تھا، حضور ﷺ نے فرمایا: ہم نے دیکھا اس میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں، اچانک ان کے نیچے سے آگ کا شعلہ نکلتا، جونہی یہ شعلہ نکلتا وہ شدید گھبراہٹ کے عالم میں آہ وفغاں شروع کر دیتے، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انھوں نے مجھ سے کہا: ابھی اور چلیے اور چلیے!

ہم پھر روانہ ہو گئے اور تب ایک ایسی نہر پر پہنچے جو میں سمجھتا ہوں کہ خون کی طرح سرخ تھی، اس میں ایک آدمی تیر رہا ہے اور نہر کے کنارے پر ایک آدمی بہت سے پتھر لیے کھڑا ہے، وہ اسے پتھر مارتا ہے اور وہ تیرنے لگتا ہے جب بھی وہ اس کے قریب آتا ہے وہ اسے پتھر مارتا ہے میں نے ان سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ابھی اور چلئے اور چلئے! ہم پھر چل دئیے اور ایک ایسے بدصورت آدمی کے پاس آئے کہ تم نے اس جیسا بدصورت نہیں دیکھا ہوگا، وہ آگ بھڑکاتا ہے اور پھر

اس کے ارد گرد بھاگنے لگتا ہے، میں نے ان سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا چلئے اور چلئے! ہم پھر چل پڑے اور ایک ایسے باغ کے قریب پہنچے جس میں طویل وعریض سبزہ اور ہر قسم کے پودے، پھول وغیرہ لگے تھے اور باغ کے پیچھے ایک طویل القامت آدمی ہے جس کا سر آسمان سے چھو رہا ہے اور اس کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے بچے جمع ہیں میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اور یہ سب کون ہیں؟ ان دو فرشتوں نے مجھے کہا: ابھی اور چلئے اور چلئے! پھر ہم نے ایک عظیم درخت دیکھا، میں نے آج تک اس جیسا طویل اور حسین درخت نہیں دیکھا ہے، انہوں نے مجھ سے کہا اس پر چڑھئے چنانچہ اس پر چڑھ کر ایک ایسے شہر میں پہنچے جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا، ہم نے دروازہ کھولنے کو کہا تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا، وہاں ہمیں کچھ انتہائی حسین وجمیل اور کچھ انتہائی بدصورت آدمی ملے، ان دو فرشتوں نے ان آدمیوں سے کہا کہ تم جاؤ اور اس نہر میں گھس جاؤ۔

آپ نے فرمایا: تب میں نے دیکھا، ایک سفید پانی کی نہر بہہ رہی تھی، وہ لوگ نہر کی طرف چل دیئے، جب وہ واپس آئے تو ہم نے دیکھا ان کی بدصورتی زائل ہو چکی تھی اور وہ انتہائی خوبصورت بن گئے تھے۔ مجھ سے ان دو فرشتوں نے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کی منزل ہے، آپ نے فرمایا: پھر میں نے نگاہ اٹھا کر اوپر دیکھا تو مجھے سفید بادل کی طرح ایک محل نظر آیا انہوں نے مجھے کہا: یہ آپ کا گھر ہے، میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکتوں سے نوازے، مجھ کو اجازت دو تا کہ میں اس میں داخل ہوں، انہوں نے کہا: ابھی نہیں لیکن جائیں گے آپ ہی! پھر میں نے ان سے کہا: آج رات میں نے بہت سے عجائب دیکھے ہیں، جو کچھ میں نے دیکھا، کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہم ابھی آپ کو بتلاتے ہیں:

پہلے جس آدمی کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا ہے، وہ ایسا شخص ہے جو قرآنِ مجید پڑھ کر اس پر عمل نہیں کرتا اور فرض نمازوں سے سو جاتا ہے، ادا نہیں کرتا، وہ آدمی جس کی باچھیں اور نتھنے اور آنکھیں سنسی سے گدی کی طرف موڑی جا رہی ہیں، وہ ایسا آدمی ہے جو جھوٹ گڑھتا ہے اور جھوٹی بات

پھیلاتا ہے اور آپ نے تنور جیسی عمارت میں جو ننگے مرد اور عورتیں دیکھیں ہیں وہ زانی مرد اور زانیہ عورتیں ہیں اور جس آدمی کو آپ نے خون کی نہر میں تیرتے اور پتھر کھاتے دیکھا ہے وہ سود خور ہے اور جس آدمی کو آپ نے آگ بھڑکاتے اور اس کے گرد گھومتے دیکھا ہے وہ مالک ہے جو جہنم کا داروغہ ہے آپ نے جس طویل آدمی کو باغ میں دیکھا ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے ارد گرد جو بچے تھے جو ایسے بچے ہیں جو بچپن ہی میں دین فطرت پر فوت ہوئے ہیں ۔

بعض مسلمانوں نے پوچھا: یارسول اللہ! مشرکوں کے ننھے منے فوت ہو جانے والے بچے بھی وہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور جس جماعت کے لوگوں کا آپ نے ایک پہلو خوبصورت اور دوسرا پہلو بدصورت دیکھا ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اعمال میں نیکیاں برائیاں دونوں ساتھ لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی غلطیوں سے درگزر فرماتا ہے ۔

بزاز کی روایت میں اس طرح ہے کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسی قوم پر تشریف لائے جن کے سر پتھر سے پھوڑے جا رہے تھے، جب وہ ریزہ ریزہ ہو جاتے تو پھر اپنی اصلی حالت پر آجاتے اور یہی عذاب انہیں برابر دیا جا رہا ہے آپ نے پوچھا جبریل یہ کون ہیں؟ جبریل نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نماز پڑھنے سے بھاری ہو جاتے یعنی یہ نماز نہیں پڑھتے تھے ۔

(مکاشفۃ القلوب ص:۲۷۴ مکتبۃ المدینۃ العلمیہ)

(۱۵) اللہ عزوجل کے محبوب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے جس کا حساب ہوگا وہ نماز ہے اور سب سے پہلے لوگوں کے درمیان جس کا فیصلہ ہوگا وہ خون (یعنی قتل) ہے ۔

(سنن نسائی، کتاب المحاربہ، باب تعظیم الدم الحدیث ۳۹۹۶)

(۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص اللہ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں جانے کا حکم دے گا وہ پوچھے گا: یا اللہ! مجھے کس لیے جہنم میں بھیجا جا رہا ہے؟

رب تعالیٰ فرمائے گا کہ نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر کے پڑھنے اور میرے نام کی جھوٹی قسمیں کھانے کی وجہ سے یہ ہو رہا ہے۔

فرمایا محدثین نے حضور ﷺ سے مروی ہے: آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے تارکین نماز کے منہ کالے کئے جائیں گے اور جہنم میں ایک وادی ہے جسے "ملم" کہا جاتا ہے، اس میں سانپ رہتے ہیں، ہر سانپ اونٹ جتنا موٹا اور ایک ماہ کے سفر کے برابر طویل ہوگا، وہ بے نمازی کو ڈسے گا اس کا زہر ستر سال تک بے نمازی کے جسم میں جوش مارتا رہے گا، پھر اس کا گوشت گل جائے گا۔

(مکاشفۃ القلوب ص: ۷۹ ۱۳ المدینۃ العلمیہ)

بے نمازی زانی سے بدتر ہے۔

(۱۷) مکاشفۃ القلوب میں حضرت امام غزالی شافعی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: مروی ہے کہ ایک عورت حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں آئی اور عرض کیا اے نبی اللہ! میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ میرے گناہ کو بخش دے اور میری توبہ قبول فرمالے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: تو نے کون سا گناہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگی کہ میں زنا کی مرتکب ہوئی اور جو بچہ پیدا ہوا میں نے اسے قتل کر دیا ہے! یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام بولے: اے بدبخت! نکل جا کہیں تیری نحوست کی وجہ سے آسمان سے آگ نازل ہو کر ہمیں نہ جلا دے! چنانچہ وہ شکستہ دل ہو کر وہاں سے چل پڑی ،تب جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: اے موسیٰ! (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو نے گناہ سے توبہ کرنے والی کو کیوں واپس کر دیا ہے؟ کیا تُو نے اس سے بھی بُرا آدمی نہیں پایا؟ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: اے جبریل! اس عورت سے زیادہ بُرا کون ہے؟ جبریل علیہ السلام بولے کہ اس سے بُرا وہ ہے جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے۔ (مکاشفۃ القلوب ص: ۳۸۰)

زنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور شریعت میں زانی کی سزا بھی مقرر ہے چنانچہ اگر کوئی غیر شادی شدہ زنا جیسے گناہ میں ملوث ہوتا ہے تو اسے سو کوڑے لگانے کی سزا ہے خواہ مرد ہو یا عورت اور اگر زانی

اور زانیہ شادی شدہ ہوں تو ان کی سزا سنگسار کردینا ہے یعنی اس قدر پتھر مارا جائے کہ زانی یا زانیہ مر جائیں ،یہاں اسلامی قوانین کے نافذ نہ ہو پانے کی صورت میں زانی زانیہ کا سماجی بائکاٹ کیا جاتا ہے،زانی انسان بے عزت اور ذلیل ورسوا ہو جاتا ہے اور لوگوں کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتا اور معاشرے میں بھی اسے بُری نظروں سے دیکھا جاتا ہے جو کہ ہونا بھی چاہیے تا کہ یہ بُرائی ختم ہو مگر ترکِ نماز جو زنا سے بھی بدتر ہے کھلم کھلا لوگ اس کے مرتکب ہوتے ہیں مگر نہ سماج والوں کی نظر میں وہ بُرا ہوتا ہے نہ ہی اس کو کوئی مناسب سزا دی جاتی ہے اور نہ ہی اس کا سماجی بائکاٹ ہوتا ہے حالانکہ یہ اس سے بھی زیادہ ضروری ہے۔

تارکین نماز مذکورہ احادیث کو بار بار پڑھیں اور غور وفکر کریں کہ جان بوجھ کر نماز ترک کرکے وہ کس قدر خدا ورسول کے غضب کو دعوت دیتے ہیں کہیں ارشاد ہوا کہ وہ کافر ہو گیا کہیں ارشاد ہوا کہ بے نمازی سے اللہ اور اس کے رسول بری الذمہ ہو گئے،کہیں ارشاد ہوا کہ ایسے لوگوں کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں جائیں گے ،صرف احادیث شفاعت پڑھ پڑھ کر اپنے دلوں کو مطمئن کرنے والے بے نمازی یاد رکھیں کہ احادیثِ شفاعت بے شک حق ہیں لیکن مذکورہ احادیث بھی حق ہیں مطلب یہ ہے کہ جس پر اللہ اور اس کے پیارے رسول کا کرم ہو گیا وہ لاکھ گنہگار سہی وہ جنتی ہے لیکن خدانخواستہ کہیں غضبِ خدا ورسول کا شکار ہو گیا تو انسان کہاں کا رہ جائے گا؟؟ ایک مؤمن کی شان کیا ہونی چاہیے نیچے والی دونوں حدیث سے ملاحظہ کریں۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسے نوجوان کے پاس تشریف لائے جو قریب المرگ تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا،"تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ اس نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے معافی کی امید بھی ہے اور میں گناہوں کے وجہ سے اللہ تعالیٰ سے ڈرتا بھی ہوں" تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا" ایسی حالت میں جب بھی یہ دو باتیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی امید کے مطابق اسے عطا کرتا ہے اور اس چیز سے محفوظ رکھتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔(مکاشفۃ القلوب ص:۱۹۶/ المدینۃ العلمیہ)

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا اگر آسمان سے کوئی منادی یہ اعلان کرے کہ اے

لوگو! ایک آدمی کے علاوہ باقی تم سب کے سب جنت میں جاؤ گے تو مجھے (اپنے اعمال کی وجہ سے) ڈر ہے کہ وہ ایک آدمی میں ہی ہوں گا اور اگر کوئی منادی یہ اعلان کرے کہ اے لوگو! ایک آدمی کے علاوہ تم سب کے سب دوزخ میں جاؤ گے تو مجھے (اللہ رب العزت کے فضل سے) امید ہے کہ وہ ایک آدمی میں ہی ہوں گا۔

(برکاتِ شریعت ص:۹۵۵)

مطلب یہ کہ اللہ کے فضل سے امید بھی ہونی چاہیے اور اپنے اعمالِ بد سے خدا کا خوف بھی کرنا چاہیے یہ نہیں کہ گناہ پہ گناہ کرتے رہیں جان بوجھ کر نمازیں قضا کرتے رہیں اور خدا کے فضل سے امید بھی لگائے رہیں۔

بے نمازیوں کا انجام واقعات وروایات کی روشنی میں

ایک بے نمازی اور فریادی اونٹ

حضرت سیدنا عقیل بن ابوطالب (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار مدینہ کے تاجدار، رسولوں کے سردار، نبیوں کے سالار، امت کے غمخوار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہمراہ سفر کرنے کی سعادت حاصل کی میں نے تین ایمان افروز نظارے کیے جس سے میرے ایمان کو بڑی تقویت حاصل ہوئی۔

(۱) تاجدار رسالت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے قضائے حاجت کا ارادہ فرمایا اور چند درختوں کی طرف اشارہ کرکے مجھے حکم دیا کہ" ان درختوں سے جا کر کہو کہ اللہ (عزوجل) کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہتے ہیں کہ میرے واسطے پردہ ہو جاؤ میں قضائے حاجت کا ارادہ رکھتا ہوں" میں گیا اور ابھی پیغامِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے الفاظ بھی مکمل نہ کئے تھے کہ وہ درخت جڑوں سمیت اُکھڑ گئے اور آکر سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گرد پردہ بن گئے یہاں تک کہ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فراغت پائی پھر وہ درخت دوبارہ اپنے اپنے مقامات پر چلے گئے۔

(۲) مجھے اثنائے راہ سخت پیاس لگی تلاشِ بسیار کے باوجود پانی نہ ملا سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پہاڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مجھ سے فرمایا، اس پہاڑ پر جاؤ اور اس کو میرا اسلام کہنے کے بعد کہو کہ اگر تجھ میں پانی ہو تو مجھے پلا دے میں نے پہاڑ پر جا کر مدینے کے تاجدار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا پیغام ابھی مکمل بھی نہ کیا تھا کہ

اس پہاڑ نے نہایت فصیح الفاظ میں کہا، تم جا کر رسول اللہ (ﷺ) سے عرض کرو کہ جب سے یہ آیتِ کریمہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

(پارہ ۱۸ سورہ تحریم)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

نازل ہوئی ہے مجھے یہ خوف لاحق ہو گیا ہے کہ میں بھی کہیں جہنم میں جانے والا پتھر نہ ہو جاؤں اور اس ڈر سے میں اتنا رویا ہوں کہ اب مجھ میں ایک قطرہ بھی پانی کا باقی نہیں بچا۔

(۳) ہم راستے میں چلے جا رہے تھے کہ اچانک ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور سرکار (ﷺ) سے فریاد کرنے لگا، یا رسول اللہ (ﷺ)! الامان! الامان! اتنے میں اس کے پیچھے ایک اعرابی ننگی تلوار لیے آپہنچا سرکار (ﷺ) نے اس اعرابی سے استفسار فرمایا" اس مسکین کے معاملے میں کیا ارادہ ہے؟

عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں نے زرِ کثیر دے کر اسے خریدا ہے مگر یہ نافرمان ہے میں اسے نحر کرنا چاہتا ہوں تا کہ اس کے گوشت سے نفع اٹھاؤں سرکار نامدار ﷺ نے اونٹ سے فرمایا، کیوں نافرمانی کرتے ہو؟ اونٹ نے عرض کی" یا رسول اللہ (ﷺ) میں اور کاموں میں تو نافرمانی نہیں کرتا مگر غلط کاموں میں اس کی ضرور نافرمانی کرتا ہوں یہ شخص ان لوگوں میں سے ہے جو عشا کی نماز نہیں پڑھتے اور سو جاتے ہیں مجھے اس بات سے خوف آتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس پر اللہ عزوجل کا عذاب نازل ہو اور میں بھی لپیٹ میں آجاؤں" سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی سے نماز کی پابندی کا عہد لیا اور اونٹ کو اس کے حوالے کر دیا وہ اعرابی اونٹ لے کر اپنے گھر کی طرف چل دیا۔

(رونق المجالس بحوالہ فیضانِ سنت ص:۹۷۷)

معزز قارئین! ان تینوں واقعات سے جہاں ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے آقا ﷺ کو اللہ رب

العزت نے وہ طاقت وقوت اور اختیار وتصرف عطا فرمایا ہے کہ درختوں کو حکم دیں تو فوراً بارگاہ میں حاضر ہوں، پہاڑوں کو حکم دیں تو بولنے لگیں اور جانوروں کو حکم دیں تو اپنی مظلومیت کو انسانوں کی طرح بیان کرنے لگیں وہیں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ بے نمازی اس قدر منحوس ہے کہ کبھی وہ خود عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوتا ہے اور کبھی اس کی وجہ سے دوسرے بھی مبتلائے عذابِ الٰہی ہوجاتے ہیں اور جانور بھی اس کے پاس رہنے سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم بھی نہ ان کے ساتھ عذابِ خداوندی کے شکار ہوجائیں ۔

بڑے تعجب کی بات ہے کہ پتھر تو اللہ کا اتنا خوف کریں اور خشیتِ الٰہی سے اس قدر آنسو بہائیں کہ اندر کا پانی ختم ہوجائے، جانور ترکِ نماز پر اس قدر عذابِ الٰہی سے خوف زدہ ہوں کہ بے نمازیوں کے قبیلہ میں رہنا پسند نہ کریں مگر ہم اشرف المخلوقات ہو کر بھی اس قدر بے خوف ہیں کہ نماز پہ نماز چھوڑ دیتے ہیں اور احساسِ گناہ بھی نہیں ہوتا؟؟

بے نمازی مسافر اور بھاگتا ہوا شیطان

ایک آدمی جنگل میں سفر کر رہا تھا، ایک دن شیطان بھی اس کے ساتھ ہوگیا اور سفر کرنے لگا وہ آدمی سفر کرتا رہا اور نمازیں چھوڑتا رہا یہاں تک کہ اس نے فجر، ظہر، عصر، مغرب، اور عشا میں سے ایک بھی نماز ادا نہیں کی ۔ جب سونے کا وقت ہوا تو وہ سونے کی تیاری کرنے لگا اور شیطان اس کے پاس سے بھاگنے لگا ۔

اس مسافر نے شیطان سے پوچھا: تم میرے پاس سے بھاگ کیوں رہے ہو؟ شیطان نے کہا: جناب! میں نے زندگی میں ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو راندۂ بارگاہ اور ملعون ہوگیا ۔ اور تم نے تو ایک دن میں پانچ مرتبہ خدائے تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے ۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تیری نافرمانیوں کی وجہ سے تم پر اللہ تعالیٰ کا غضب وعذاب نازل ہو اور تیرے ساتھ رہنے کی وجہ سے میں بھی اس عذاب میں مبتلا نہ ہوجاؤں ۔ اسی لیے تمھارے پاس سے بھاگ رہا ہوں ۔

(درۃ الناصحین ص: ۱۴۴ مکتبہ دار احیاء الکتب العربیہ)

عہدِ صدیقی کا ایک عبرتناک منظر

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارِ غار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک آدمی کا انتقال ہوگیا۔ جب حاضرین اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ کفن حرکت کر رہا ہے۔ انھوں نے کفن ہٹایا تو دیکھا کہ اس کی گردن میں ایک سانپ لپٹا ہوا ہے جو اس کا گوشت کھا رہا ہے اور خون چوس رہا ہے۔ انھوں نے اسے مارنا چاہا تو سانپ نے کہا "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ" کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ آپ لوگ مجھے کیوں مارنا چاہتے ہیں جب کہ میں نے نہ تو کوئی گناہ کیا ہے اور نہ ہی میرا کوئی قصور ہے۔ سنو! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اسے قیامت تک عذاب دوں۔

انھوں نے سانپ سے پوچھا: اس کی غلطی کیا ہے کہ تمھیں اس کو عذاب دینے پر مقرر کیا گیا ہے؟ سانپ نے کہا: اس کی تین غلطیاں ہیں۔

پہلی غلطی تو یہ ہے کہ یہ شخص اذان سن کر جماعت میں حاضر نہیں ہوتا تھا۔

دوسری غلطی یہ ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں نکالتا تھا اور تیسری غلطی یہ ہے کہ یہ علمائے دین کی باتیں نہیں سنتا تھا۔ اس لیے اس کو یہ عذاب دیا جا رہا ہے۔ (درۃ الناصحین ص: ۱۴۷)

نماز میں سستی کرنے پر قبر میں اگ کے شعلے

بعض صالحین سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی مردہ بہن کو دفن کیا تو اس کی تھیلی بے خبری میں قبر میں گر گئی جب سب لوگ اسے دفن کر کے چلے گئے تو اسے اپنی تھیلی یاد آئی، چنانچہ وہ آدمی لوگوں کے چلے جانے کے بعد بہن کی قبر پر پہنچا اور اسے کھودا تا کہ تھیلی نکال لے، اس نے دیکھا کہ اس کی قبر میں شعلے بھڑک رہے ہیں، چنانچہ اس نے قبر پر مٹی ڈالی اور انتہائی غمگین روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا: ماں: یہ بتاؤ میری بہن کیا کرتی تھی؟ ماں نے پوچھا: تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ وہ بولا میں نے اپنی بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھے ہیں اس کی ماں رونے لگی اور کہا: تیری بہن نماز میں سستی کرتی

رہتی تھی اور نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر کے پڑھا کرتی تھی ۔ (مکاشفۃ القلوب ص:۳۸۰)

یہ تو اس کا حال ہے جو نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر کے پڑھا کرتی تھی اور ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں ۔ یہ سارے واقعات ہمارے لیے عبرت آموز ہیں کہ اس سے نصیحت حاصل کریں اور نماز کی پابندی میں لگ جائیں۔

نماز میں سستی پر مصائب

جو شخص نمازوں میں سستی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پندرہ مصائب میں مبتلا کرتا ہے: پانچ دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں اور تین نکلتے وقت ۔

دنیوی مصائب یہ ھیں کہ

(۱) اس کی عمر سے برکت چھین لی جاتی ہے ۔

(۲) اس کے چہرے سے صالحین کی نشانی مٹ جاتی ہے ۔

(۳) اس کے کسی بھی عمل کا اللہ تعالیٰ اجر نہیں دیتا ۔

(۴) اس کی دعا آسمانوں کی طرف بلند نہیں ہوتی ۔

(۵) نیکوں کی دعاؤں میں اس کا حصہ نہیں ہوتا ۔

اور جو مصائب اسے موت کے وقت درپیش ھوں گے وہ یہ ھیں کہ

(۱) وہ ذلیل ہو کر مرے گا۔

(۲) بھوکا مرے گا اور

(۳) پیاسا مرے گا، اگر اسے دنیا کے تمام سمندر پلا دیئے جائیں تو بھی اس کی پیاس نہیں بجھے گی ۔

قبر کے مصائب یہ ھیں کہ

(۱) قبر اس پر تنگ ہوگی یہاں تک اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔

(۲) اس کی قبر میں آگ بھڑکائی جائے گی جس کے انگاروں پر وہ رات دن لوٹتا رہے گا۔

(۳) اس کی قبر میں ایک اژدہا مقرر کیا جائے گا جس کا نام شجاع اقرع یعنی گنجا سانپ ہوگا اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی اور اس کے ناخن لوہے کے ہوں گے جن کی لمبائی ایک دن کے سفر کے برابر ہوگی، وہ کڑک دار بجلی جیسی آواز میں میت سے ہمکلام ہوگا اور کہے گا: میں گنجا اژدہا ہوں، میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے میں تجھے نمازوں کے ضیاع کے بدلے صبح سے شام تک ڈستا رہوں، صبح کی نماز کے لیے سورج نکلنے تک، نماز ظہر کے ضائع کرنے پر تجھے ظہر سے عصر تک، عصر کی نماز کے لئے مغرب تک، مغرب کی نماز ضیاع پر عشا تک اور نمازِ عشا کے ضائع کرنے کی وجہ سے تجھے صبح تک ڈستا رہوں، اور جب وہ اسے ڈسے گا تو ستر ہاتھ زمین میں دھنس جائے گا اور قیامت تک اسی طرح اس کو عذاب ہوتا رہے گا۔

اور جو اسے قبر سے نکلتے ہوئے حشر کے میدان میں جھیلنے ہوں گے وہ یہ ہیں:

(۱) سخت حساب۔
(۲) اللہ کی ناراضگی اور
(۳) جہنم میں داخلہ۔

(۴) ایک روایت میں یہ ہے کہ وہ قیامت میں اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر تین سطریں لکھی ہوں گی:

پہلی سطر یہ ہوگی...... اللہ کے حقوق ضائع کرنے والے
دوسری سطر یہ ہوگی..... اے اللہ کی ناراضگی کے لیے مخصوص اور

تیسری سطر ہوگی کہ جیسے تو نے اللہ کے حقوق دنیا میں ضائع کئے ہیں ایسے ہی تو آج اللہ کی رحمت سے ناامید ہوگا ۔

اس حدیث میں مجموعی تعداد تو پندرہ بتائی گئی ہے مگر تفصیلاً چودہ کا ذکر ہے، شاید راوی حدیث پندرہویں بات بھول گئے ۔ (مکاشفۃ القلوب ص:۳۷۹ / المدینۃ العلمیہ)

بے نمازی اور جھوٹی قسم کھانے والا شیطان کی طرح

تفسیروں میں ہے کہ پہلے زمانہ میں لوگ ابلیس کو دیکھا کرتے تھے۔ ایک دن ایک شخص نے ابلیس سے پوچھا: اے ابومرہ (ابومرّہ ابلیس کی کنیت ہے) مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ جسے کرنے کی وجہ سے میں تمہاری طرح ہو جاؤں۔

ابلیس نے حیرت سے کہا: اب تک کسی نے مجھ سے ایسا سوال نہیں کیا، آج تو کیوں کر اس قسم کا سوال کر رہا ہے؟

سائل نے کہا: ۔ بات یہ ہے کہ میں تمہاری طرح بننا چاہتا ہوں اس لیے اس کا طریقہ پوچھ رہا ہوں۔

ابلیس نے کہا: اگر واقعی تو میری طرح بننا چاہتا ہے تو نماز کو حقیر و معمولی سمجھ (یعنی صحیح وقت پر ادا کرنے کی فکر نہ کر) اور جھوٹی سچی قسمیں کھانے میں کوئی خوف محسوس نہ کر۔

سائل نے کہا: اے ابلیس سن! میں خدائے تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ نہ کبھی نماز ترک کروں گا اور نہ ہی کبھی کوئی قسم کھاؤں گا،

ابلیس نے کہا: ہائے افسوس! میں تو کسی کو اپنے سے زیادہ حیلہ گر نہیں سمجھتا تھا لیکن آج معلوم ہوا کہ تو مجھ سے بھی بڑا حیلہ گر ہے۔ (عظمتِ نماز ص: ۷۴)

بے نمازی کی نحوست سمندر میں

حضرت علامہ صفوری شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے علامہ نیشاپوری کی کتاب "النزہۃ" میں لکھا ہوا دیکھا کہ ایک بزرگ سفر کرتے ہوئے کسی سمندر کے کنارے پہنچے تو یہ دیکھ کر انتہائی حیران و متعجب ہوئے کہ اس سمندر کی مچھلیاں ایک دوسرے کو کھائے جا رہی ہیں۔ انھیں گمان ہوا کہ سمندر میں قحط پڑ گیا ہے۔ ابھی وہ بزرگ اسی وہم و گمان میں تھے کہ غیب سے آواز آئی: اے میرے پیارے! یہ قحط سالی نہیں ہے، بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک بے نمازی یہاں سے گزر رہا تھا جو پیاسا تھا، اس نے پانی پینا شروع کیا، پانی چونکہ کھارا (نمکین) تھا اس لیے وہ پی نہ سکا

اور اپنے منہ سے واپس سمندر میں ڈال دیا۔ یہ اس بے نمازی کے جوٹھے کی نحوست ہے کہ سمندری مچھلیاں ایک دوسرے کو کھانے لگیں۔

(نزہۃ المجالس ص:۴۰۹ ج:۱/عظمتِ نماز ص:۶۹)

سرسبزوشاداب گاؤں کی تباہی کا سبب

حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ایک مرتبہ سفر کرتے ہوئے ایک ایسے سرسبز و شاداب گاؤں میں پہنچے جہاں ہر طرف ہرے بھرے درخت لہلہا رہے تھے، صاف وشفاف نہریں بہہ رہی تھیں اور وہاں کے باشندے ایک بلند و بالا مقام پر جمع ہو کر نہایت خضوع وخشوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے تھے۔

آپ ان کے پاس تشریف لے گئے، انھوں نے آپ کی خوب تعظیم وتوقیر کی۔ آپ نے دیکھا کہ ان کے پاس قسم قسم کے کھانے کے سامان، نوع بنوع کی پینے کی چیزیں، رنگ برنگے میوے، اطاعت شعار و فرماں بردار اہل وعیال ہیں اور ان کی بستی ہر طرح سے نہایت آراستہ اور قابل رشک ہے۔ تھوڑی دیر بعد آپ وہاں سے اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔ تین سال کے بعد پھر اس گاؤں سے آپ کا گزر ہوا تو دیکھا کہ وہ سب کے سب ہلاک ہو چکے ہیں، ان کی بے گوروکفن لاشیں بے ثباتی دنیا کی تصویر بن چکی ہیں اور ان کے عالی شان محلات تباہ وبرباد کھنڈرات میں تبدیل ہو چکے ہیں۔

حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلاۃ والتسلیم کو اس عبرتناک منظر سے بہت تعجب ہوا، اور آپ نے خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی اور عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ کس بدعملی کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں؟ کیا انھوں نے نماز پڑھنا چھوڑ دیا تھا؟ کیا انھوں نے تیری اطاعت وفرماں برداری سے منہ موڑ لیا تھا؟

غیب سے آواز آئی اے عیسیٰ! ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ایک بے نمازی کا اس بستی سے گزر ہوا، اس نے یہاں کے پانی سے اپنا چہرہ دھلا، جب اس کا غسالہ (دھون) زمین پر گرا تو

اس کی نحوست کی وجہ سے لہلہاتے درخت سوکھ گئے، بہتی نہریں خشک ہو گئیں، بلند و بالا مکانات زمیں بوس ہو گئے اور یہاں کے رہنے والے ہلاک ہو گئے۔۔۔اے عیسیٰ! جب نماز چھوڑنا دین کو برباد کر دیتا ہے تو دنیا کو کیوں نہیں برباد کرے گا۔

درۃ الناصحین ص:۱۴۶/نزہۃ المجالس جلد اول ص:۴۰۹ مکتبہ شبیر برادرز)

منحوس دن

بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ اپنی عورت کے پاس منحوس دن کے سوا کبھی نہیں جائے گا۔ پھر علماء سے فتویٰ لیا تو انھوں نے فرمایا دن تو سارے ہی باعثِ برکت ہیں لہٰذا تمہاری عورت پر طلاق ہوگئی لیکن وہ مطمئن نہ ہوا اور حضرت شیخ عبد العزیز دیرینی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جا کر پوچھنے لگا تو انھوں نے کہا تو نے آج نماز ادا کی ہے؟ وہ کہنے لگا نہیں! فرمایا جا اپنی عورت کے ہاں (پاس) کیونکہ تیرے لیے یہی منحوس دن ہے اس لیے کہ بندہ جس دن نماز نہیں پڑھتا وہی اس کے لیے منحوس ترین دن ہوتا ہے۔

(نزہۃ المجالس ص:۴۰۷ جلد:اول)

بے نمازی کی گواہی قبول نہیں

حضرت امام عبدالرحمٰن بن عبدالسلام الصفوری شافعی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر کافر حالتِ کفر میں کوئی واقعہ دیکھے اور اسلام لانے کے بعد وہ بیان کرے تو تسلیم کیا جاسکتا ہے لیکن بے نمازی دیکھے اور توبہ کرنے کے بعد بیان کرے تب بھی قبول نہیں کیا جائے گا! اگر کسی شخص کو یہودی اور بے نمازی اضطراری حالت میں ملیں تو بے نمازی کو کھانا کھلانا جائز نہیں! ذمی کو دیا جائے گا کیونکہ ذمی کا قتل ناجائز ہے! کوئی شخص کہے کہ میں نے فلاں مکان یہودی کے لیے وقف کیا اور کہے کہ بے نمازی کے لیے وقف کیا تو بے نمازی کے لیے وقف درست نہیں ہوگا۔ (نزہۃ المجالس ص:۴۰۹ جلد:اول)

بے نمازی کی دنیا میں ہی اس قدر ذلت و رسوائی بیان ہوئی اور لوگ آئے دن عالموں سے ان باتوں کو سنا بھی کرتے ہیں مگر ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی ۔وجہ تربیت میں کمی ،والدین کا اپنی اولاد کو بچپن میں نماز کی عادت نہ لگانا ،جبکہ ہمارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا:"جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں ،تو انھیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہوجائیں تو مار کر پڑھاؤ" اگر اس حدیث پاک پر ماں باپ عمل کریں اپنے بچوں سے عمل کروائیں تو بچے بڑے ہو کر نماز کی پابندی ضرور کریں گے ۔

بے نمازی کے لیے بچھو نما خطرناک جانور

سرکارِ نامدار ،حضور سرورِ کونین ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے" بروز قیامت بچھو جیسا ایک جانور جہنم سے برآمد ہوگا ،جس کی لمبائی زمین سے لے کر آسمان تک اور چوڑائی مشرق تا مغرب ہوگی ۔جبرئیل علیہ السلام اس سے استفسار کریں گے ،(پوچھیں گے)اے حریش !کہاں چلے ؟کہے گا ،میدانِ قیامت میں جا رہا ہوں ،پوچھیں گے کس کس کو طلب کرتے ہو؟ کہے گا پانچ طرح کے لوگوں کو (۱) بے نمازی (۲) جو اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا ،(۳) ماں باپ کا نافرمان (۴) شرابی (۵) مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے والا ۔

(فیضانِ سنت ص ۹۸۸)

بے نمازی کا آگ میں الٹ پلٹ کرنا اور فرشتوں کا ہتھوڑوں سے مارنا

ایک بار خلیفہ عبد الملک کے پاس ایک شخص گھبرایا ہوا حاضر ہوا اور کہنے لگا ،عالی جاہ ! میں بے حد گناہ گار ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ میرے لیے معافی بھی ہے یا نہیں ؟ خلیفہ نے کہا :کیا تیرا گناہ زمین و آسمان سے بھی بڑا ہے ؟اس نے کہا :بڑا ہے خلیفہ نے پوچھا ،کیا تیرا گناہ لوح و قلم سے بھی بڑا ہے ؟جواب دیا :بڑا ہے ،پوچھا کہ تیرا گناہ عرش و کرسی سے بھی بڑا ہے ؟عرض کیا ان سے بھی بڑا ہے ۔خلیفہ نے کہا :بھائی یقیناً تیرا گناہ اللہ (عزوجل) کی رحمت سے بڑا نہیں ہوسکتا یہ سن کر اس کے سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذریعے امنڈ آیا اور وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا ۔خلیفہ نے کہا بھئی آخر مجھے بھی تو پتا چلے کہ تیرا گناہ کیا

ہے؟ اس پر اس نے کہا حضور! مجھے آپ کو بتاتے ہوئے بے حد ندامت ہو رہی ہے تاہم عرض کیے دیتا ہوں شاید میری توبہ کی کوئی صورت نکل آئے یہ کہہ کر اس نے اپنی داستان دہشت نشان سنانی شروع کی کہنے لگا، عالی جاہ! میں ایک کفن چور ہوں آج رات میں نے پانچ قبروں سے عبرت حاصل کی اور توبہ پر آمادہ ہوا۔

شرابی کا انجام

کفن چرانے کی غرض سے میں نے جب پہلی قبر کھودی تو مردے کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا تھا، میں خوف زدہ ہو کر جوں ہی پلٹا کہ غیبی آواز نے مجھے چونکا دیا کوئی کہہ رہا تھا اس مُردے سے عذاب کا سبب دریافت کرلے! میں نے گھبرا کر کہا، مجھ میں ہمت نہیں تم ہی بتاؤ آواز آئی "یہ شخص شرابی اور زانی تھا"

خنزیر نما مُردہ

پھر میں نے دوسری قبر کھودی تو ایک دل دہلا دینے والا منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا کیا دیکھتا ہوں کہ مُردے کا منہ خنزیر جیسا ہو گیا ہے اور طوق و زنجیر میں جکڑا ہوا ہے غیب سے آواز آئی "یہ جھوٹی قسمیں کھاتا تھا اور حرام روزی کماتا تھا"

آگ کی کیلیں

تیسری قبر کھودی تو اس میں بھی ایک بھیانک منظر تھا مردہ گدی کی طرف زبان نکالے ہوئے تھا اور اس کے جسم میں آگ کی کیلیں ٹھکی ہوئی تھیں غیبی آواز نے بتایا "یہ غیبت کرتا تھا چغلی کھاتا تھا اور لوگوں کو آپس میں لڑاتا تھا"

آگ کی لپیٹ میں

اس نے چوتھی قبر کی عبرتناک سزا کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ میں نے جب چوتھی قبر کھودی تو میری نگاہوں کے سامنے ایک بے حد سنسنی خیز منظر تھا، مردہ آگ میں الٹ پلٹ ہو رہا تھا اور فرشتے آگ کے گرزوں یعنی ہتھوڑوں سے مار رہے تھے مجھ پر ایک دم دہشت طاری ہو گئی اور میں بھاگ کھڑا

ہوا مگر میرے کانوں میں ایک غیبی آواز گونج رہی تھی کہ یہ بدنصیب نماز اور روزہ رمضان میں سستی کیا کرتا تھا۔

جوانی میں توبہ کاانعام

جب پانچویں قبر کھودی تو اس کی حالت گزشتہ چاروں قبروں سے بالکل برعکس تھی۔قبر حدِّ نظر تک وسیع (کشادہ)اوراندرایک نوجوان چاندساچہرہ چمکاتاایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا،غیبی آواز نے بتایا'' اس نے جوانی میں توبہ کرلی تھی اور نماز وروزہ کا سختی سے پابند تھا''

(فیضانِ سنت ص:۹۸۷)

بے نمازی کو قبر میں پیاس اور سخت عذاب

حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک پر ایک ایسے کفن چور نے توبہ کی جس نے تقریباًبائیس سو کفن چرائے تھے۔حضرت سیدنا حسن بصری (رحمۃ اللہ علیہ) کے دریافت کرنے پر اس نے تین قبروں کے واقعات بیان کئے:

اس میں سے دوسری قبر کے حالات اس طرح سنایا

ایک مرتبہ جب کفن چُرانے کی غرض سے میں نے قبر کھودی تو ایک کالا مُردہ زبان نکالے برہنہ کھڑا ہوگیا۔اس کے چاروں طرف آگ لپک رہی تھی ،فرشتے اس کے گلے میں زنجیریں باندھے کھڑے تھے ۔اس شخص نے مجھے دیکھتے ہی پُکارا: بھائی! میں سخت پیاسا ہوں مجھے تھوڑا ساپانی پلادو،، فرشتوں نے مجھ سے کہا خبردار! اس بے نمازی کو پانی مت دینا۔ پھر میں نے ہمت کرکے اس مردے سے پوچھا،تو کون تھا اور تیرا جُرم کیا تھا؟اس نے جواب دیا: میں مسلمان تھا مگر افسوس میں نے اللہ (عزوجل) کی بہت نافرمانیاں کی ہیں اور میری طرح بہت سے لوگ عذاب میں گرفتار ہیں۔

(فیضانِ سنت ص:۹۸۰)

بے نمازی کے سر پر ہتھوڑوں کی مار

قرۃ العیون،، میں نقل کردہ ایک حدیث پاک میں یہ مضمون ہے کہ امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دس افراد ایسے ہیں جن پر اللہ عزوجل بروزِ قیامت غضبناک ہوگا، اوران کے چہرے بغیر گوشت کے ہڈیوں کا خول ہوں گے اور انھیں جہنم کی جانب لے جانے کا حکم صادر فرمائے گا۔ وہ دس افراد یہ ہیں

(۱) بوڑھا زانی (۲) گمراہ پیشوا (۳) شرابی (۴) ماں باپ کا نافرمان (۵) چغل خور (۶) جھوٹی گواہی دینے والا (۷) زکوٰۃ نہ دینے والا ، (۸) سود خور (۹) ظالم اور (۱۰) بے نمازی مگر بے نمازی کے لیے دگنا عذاب ہوگا۔ اور بے نمازی بروز قیامت اس حال میں اٹھے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن میں بندھے ہوں گے، اور فرشتے اس کی پٹائی کررہے ہوں گے۔ جنت اس سے کہے گی نہ تو مجھ سے ہے اور نہ میں تجھ سے ہوں" اور جہنم کہے گا" میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے۔ قسم اللہ عزوجل کی یقیناً میں تجھے شدید ترین عذاب دوں گا۔ اس وقت اس کے لیے دوزخ کا دروازہ کھل جائے گا۔ اور وہ تیز رفتار تیر کی مانند اس کے دروازے میں داخل ہوگا۔ اور اس کے سر پر ہتھوڑے مارے جائیں گے اور جہنم کے اس طبقے میں داخل ہوگا، جس میں فرعون، ہامان اور قارون ہوں گے۔

(ملخص قرۃ العیون بحوالہ فیضان سنت ص: ۹۷۴)

ترکِ جماعت پر وعیدیں

اللہ رب العزت نے جہاں نماز پڑھنے کی تاکید فرمائی وہیں نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی بھی تاکید فرمائی چنانچہ ارشاد ہے وَارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ (پارہ ۱ ع ۵)

یعنی رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

اور اسی طرح احادیثِ مبارکہ میں نمازِ باجماعت کا تاکیدی حکم اور اس پر ملنے والے ثواب کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔

ستائیس گنا زیادہ فضیلت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً))

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں: "جماعت کی نماز اکیلی نماز پر ستائیس درجے افضل ہے۔ (مشکوٰۃ شریف/الحدیث ۱۰۵۲/ص:۲۳۲)

گناہوں کی بخشش

نَسائی وابن خزیمہ اپنی صحیح میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: "جس نے کامل وضو کیا، پھر نماز فرض کے لیے چلا اور امام کے ساتھ پڑھی، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (بہارِ شریعت جلد اول ص:۵۷۵)

دو آزادی

عَنْ اَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "جو اللہ کے لیے چالیس دن با جماعت پڑھے اور تکبیرۂ اُولیٰ پائے، اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی، ایک نار سے، دوسری نفاق سے۔" (ترمذی شریف، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل التکبیرۃ الاولیٰ حدیث نمبر ۲۴۱ ج/۱

(گھسٹتے ہوئے جماعت میں حاضری

طبرانی ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "اگر یہ نمازِ جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ اس جانے والے کے لیے کیا ہے؟ تو گھسٹتا ہوا حاضر ہوتا۔"
(المعجم الکبیر، الحدیث ۷۸۸۶ / ج:۸ ص:۲۲۴ بحوالہ بہارِ شریعت جلد اول ص:۵۷۵)

دوزخ سے آزادی

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ((مَن صَلّٰی فِیْ مَسْجِدٍ جَمَاعَۃً اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً لَاتَفُوْتُہُ الرَّکْعَۃُ الْاُوْلٰی مِنْ صَلَاۃِ الْعِشَاءِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِہَا عِتْقًا مِنَ النَّارِ

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو شخص چالیس راتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھے کہ عشا کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دے گا۔“

(ابن ماجہ، ابواب المساجد، باب صلاۃ العشاء والفجر فی جماعۃ حدیث نمبر ۷۹۸)

جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے والے کی اور بھی بہت زیادہ فضیلتیں ارشاد ہوئیں مگر طوالت کی وجہ سے ان تمام کو یہاں ذکر نہیں کیا گیا ترغیب کے لیے اس قدر کافی ہیں۔ اب ذرا ان احادیث اور واقعات کو بھی پڑھا جائے کہ جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے والے کی مذمت اور ترکِ جماعت کی عادت ڈال لینے والے کے لیے کس قدر ناراضی اور غیض وغضب کا اظہار کیا گیا ہے۔

تارکینِ جماعت کے گھروں میں آگ لگانے کا حکم

(۱) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلَاۃِ فَیُؤَذَّنَ لَھَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ، وَفِیْ رِوَایَۃٍ: لَایَشْھَدُوْنَ الصَّلَاۃَ فَاُحَرِّقَ عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُھُمْ اَنَّہٗ یَجِدُ عَرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ لَشَھِدَ الْعِشَاءَ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں تو جمع کی جائیں پھر نماز کا حکم

دوں کہ اس کی اذان دی جائے پھر کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے ان کے گھر جلا دوں اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر ان میں کوئی جانتا کہ وہ چکنی ہڈی یا دو اچھے کُھر پائے گا تو عشاء میں ضرور آتا۔

(مشکوٰۃ شریف، حدیث نمبر ۱۰۵۳ ص:۹۵)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اس حدیث کی تشریح میں ارشاد فرماتے ہیں ''اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر جماعت کی نماز بھی واجب ہے اور مسجد کی حاضری بھی، کیوں کہ نور مجسم، رحمتِ عالم سراپا اخلاق تارکین جماعت کے گھر جلانے کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ مرقاۃ نے فرمایا کہ علما کا اس پر اتفاق ہے کہ کسی کو گھر بار جلانے کی سزا نہ دی جائے سوائے تارکِ جماعت کے کہ سلطان اس کو یہ سزا دے سکتا ہے معلوم ہوا یہ دونوں بڑے اہم ہیں'' (مرآۃ المناجیح جلد ۲ ص:۱۵۳)

قابل غور بات یہ بھی ہے کہ جس نبی کونین ﷺ کو اللہ رب العزت نے ساری کائنات کے لیے سراپا رحمت بنا کر بھیجا اور جنھوں نے فکرِ امت میں رو رو کر دریا بہا دیئے پھر بھی اس قدر غضب کا اظہار فرمایا اور فرمایا'' کہ میں نے ارادہ کیا کہ تارکین جماعت کو ان کے گھروں کے ساتھ جلا دوں''۔ اللہ اکبر!

ہمارے آقا و مولیٰ حضور نبی اکرم نور مجسم ﷺ جب صرف ترکِ جماعت پر اس قدر شدید ناراض ہوتے ہیں تو وہ لوگ جو نماز ہی نہیں پڑھتے اس سے کس قدر ناراض ہوتے ہوں گے۔ سوچنے کا مقام ہے۔

آگے حضرت حکیم الامت اسی حدیث کی تفسیر میں فرماتے ہیں'' یعنی ان لوگوں (تارکین) کے نزدیک جماعت اور مسجد کی حاضری دنیوی معمولی نفع کے برابر بھی نہیں کہ تھوڑے نفع کے لیے جاگ بھی لیں سفر بھی کر لیں، مشقتیں بھی اٹھا لیں مگر جماعت کے لیے مسجد میں آتے جان نکلتی ہے۔ اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو امام بن کر پیسوں اور روٹیوں کے لیے تو نمازی ہو جائیں اور امامت سے الگ ہو کر جماعت تو کیا نماز بھی چھوڑ دیں'' (مرآۃ المناجیح جلد ۲ ص:۱۵۳)

(۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْلَا مَافِيْ

الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ اَقَمْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْيَانِيْ يُحْرِقُوْنَ مَافِيْ الْبُيُوْتِ بِالنَّارِ رواہ احمد (مشکوٰۃ شریف ص:۹۷)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے راوی کہ فرمایا اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں نمازِ عشا قائم کرتا اور اپنے نوجوانوں کو حکم دیتا کہ وہ گھروں کی چیزوں کو آگ سے جلا دیں۔

اس حدیثِ پاک کی بھی تشریح وہی ہے جو پہلی حدیث کے تحت باتیں ہوچکیں۔

جماعت میں حاضر نہ ہونے والا جہنم میں جائے گا

حضرت سیدنا مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، عالی جاہ! آپ اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں جو پوری رات نماز پڑھتا ہے اور دن کو روزہ بھی رکھتا ہے مگر جمعہ میں حاضر نہیں ہوتا اور جماعت کے ساتھ نماز بھی نہیں پڑھتا۔ اگر ایسا شخص اسی حالت میں مرجائے تو آخرت میں اس کا کیا حال ہوگا؟ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا "وہ شخص جہنم میں جائے گا"

(درۃ الناصحین ص:۱۴۵)

تارکین جماعت جہنم کے سزاوار ہوں گے

(۳) تَارِكُ الْجَمَاعَةِ لَيْسَ مِنِّيْ وَلَآ اَنَا مِنْهُ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّعَدْلًا اَيْ نَافِلَةً وَّفَرِيْضَةً فَاِنْ مَاتُوْا عَلٰى حَالِهِمْ فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهِمْ

ترجمہ: جماعت چھوڑنے والا میرے طریقہ پر نہیں اور نہ ہی مجھے اس سے کوئی واسطہ ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اس کی فرض و نفل نمازیں قبول فرماتا ہے اگر یہ (تارکین جماعت) اسی حال میں مرجائیں تو جہنم کے سزاوار ہوں گے۔ (تفسیر روح البیان ص:۳۵، ج:۱ بحوالہ عظمتِ نماز)

تارکِ جماعت جنت کی خوشبو نہیں پائے گا

(۴) حضور تاجدار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں:

اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ فَقَالَا: یَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰہَ یَقْرَئُکَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ لَکَ تَارِکُ الْجَمَاعَۃِ مِنْ اُمَّتِکَ لَا یَجِدُ رِیْحَ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ عَمَلُہٗ اَکْثَرَ مِنْ عَمَلِ اَھْلِ الْاَرْضِ وَتَارِکُ الْجَمَاعَۃِ مَلْعُوْنٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

میرے پاس جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام آئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے، اور فرماتا ہے: آپ کی امت میں سے جماعت چھوڑنے والا جنت کی خوشبو نہیں پائے گا اگر چہ اس کا عمل زمین والوں کے عمل سے زیادہ ہو۔ اور جماعت چھوڑنے والا دنیا وآخرت میں ملعون ہے۔

(درۃ الناصحین ص: ۱۴۵)

تارکِ جماعت بارہ بلاؤں میں مبتلا

جو شخص پنج وقتہ نمازِ باجماعت میں سستی کرے، اللہ تعالیٰ اس کو بارہ عذابوں میں مبتلا کرے گا۔ تین عذاب دنیا میں، تین مرنے کے وقت، تین قبر میں، اور تین قیامت کے دن۔ دنیاوی تین عذاب یہ ہیں، (۱) اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی کمائی اور رزق سے برکت اٹھالے گا۔ (۲) اس کے چہرہ سے نیکی اور تقویٰ کی علامت مٹ جائے گی، (۳) لوگوں کے دلوں میں اس کی طرف سے نفرت اور عداوت پیدا ہوگی۔ اور مرنے کے وقت تین عذاب یہ ہیں، (۱) روح نکالے جانے کے وقت وہ پیاسا رہے گا اگر چہ نہروں کا پانی پی لے۔ (۲) اس کی روح سختی سے نکالی جائے گی۔ (۳) اس کے ایمان جانے کا اندیشہ ہوگا، (سوء خاتمہ یعنی حالتِ کفر پر خاتمہ ہونے کا خوف ہوگا)۔ قبر کے تین عذاب یہ ہیں، (۱) منکر نکیر کا سوال سختی سے ہوگا، (۲) قبر میں تاریکی ہوگی، (۳) قبر میں تنگی اتنی ہوگی گویا اس کی پسلیاں آپس میں مل جائیں گی۔ قیامت کے تین عذاب یہ ہیں (۱) حساب سختی سے لیا جائے گا۔ (۲) اللہ عزوجل اس پر نہایت غضب ناک ہوگا۔ (۳) عذابِ جہنم اس پر شدت سے ہوگا۔ (ملخص از درۃ الناصحین ص: ۱۴۴)

اللہ اکبر! نماز تو نماز ہے اتنی سخت سزائیں اس کے لیے ہیں جو جماعت میں سستی کرے پھر جو لوگ بالکلیہ نماز ہی نہیں پڑھتے اس کی سزائیں کتنی ہولناک ہوں گی اور اللہ رب العزت اس پر کس قدر غضبناک ہوگا یہ اندازہ لگانا بڑا مشکل ہے، انسان غور سے اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر سوچے، خوب غور وفکر کرے کہ جب رب عزوجل اپنے بندے کا حساب سختی سے لے تو کوئی ایسا نہیں ہے جو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حساب دے سکے، کس کی جرأت ہے کہ اس کی بارگاہ میں ایک سانس کا بھی حساب دے سکے؟، جب معاملہ ایسا ہے تو پھر انسان دنیا میں اپنے رب کی کیوں اتنی نافرمانیاں کرتا ہے، کیوں حصولِ نعمت پر اس کا شکر ادا نہیں کرتا، یقینی طور پر بندہ اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرے وہ حق شکر ادا نہیں کرسکتا مگر وہ کریم رب اپنے بندے کی کوشش ملاحظہ فرماتا ہے، بندے کی کوشش پر اگر اس کی رحمت جوش میں آئے تو سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ گناہوں کے ذخیرے کچھ حیثیت نہیں رکھتے لیکن وہ اگر گرفت فرمالے تو ایک گناہ بھی باعثِ ہلاکت و بربادی ہے۔

جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا کتنا اہم ہے آنے والی حدیث سے اندازہ لگائیں۔

نابینا صحابی کو جماعت کی تاکید

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْمٰی فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّهٗ لَیْسَ لِیْ قَائِدٌ یَقُوْدُنِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنْ یُّرَخِّصَ لَهٗ فَیُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ فَقَالَ: ((هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ))رواہ مسلم

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں نابینا شخص حاضر ہوا عرض کیا یارسول اللہ! میرے پاس کوئی لانے والا نہیں جو مجھے مسجد تک لائے

اس نے حضورِ انور ﷺ سے اجازت چاہی کہ انھیں اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دیں، حضور نے انھیں اجازت دے دی جب انھوں نے پیٹھ پھیری تو بلایا اور فرمایا کہ کیا تم نماز کی اذان سنتے ہو عرض کیا ہاں، فرمایا: تو قبول کرو۔ (یعنی مؤذن کے بلاوے کو قبول کرو اور مسجد میں حاضر ہو جاؤ۔)

(مشکوٰۃ المصابیح حدیث نمبر ۱۰۵۴ ص:۹۵)

جماعت کی نماز دس مال بردار اونٹ سے بھی اہم

ایک دفعہ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور غمگین ہو کر بیٹھ گئے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غمگین ہونے کی وجہ پوچھی، تو عرض کی کہ میرے دس مال بردار اونٹوں کو چور چُرا کر لے گئے ہیں سلطانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" میں تو سمجھا تھا کہ شاید تمہاری تکبیرِ اولیٰ جاتی رہی اس لیے تم غمگین ہو! انھوں نے عرض کیا کیا تکبیر اولیٰ دس مال بردار اونٹوں سے بھی افضل ہے؟ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" تکبیرِ اولیٰ دنیا اور اس میں موجود ہر شے سے بہتر ہے"

(انیس الواعظین بحوالہ فیضانِ سنت ۱۰۰۸)

جماعت کے ساتھ رھو

وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَامِنْ ثَلَاثَۃٍ فِیْ قَرْیَۃٍ وَّلَا بَدْوٍ لَاتُقَامُ فِیْہِمُ الصَّلٰوۃُ اِلَّا قَدِاسْتَحْوَذَ عَلَیْہِمُ الشَّیْطَانُ فَعَلَیْكَ بِالْجَمَاعَۃِ فَاِنَّمَا یَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَۃَ))

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ کسی گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھیں تو ان پر شیطان غالب ہوتا ہے تو تم جماعت کو لازم پکڑو کیوں کہ جو بکری اپنے ریوڑ سے دور رہے اسے بھیڑیا کھا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف/حدیث نمبر ۱۰۶۷ ص:۹۶)

مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "کیوں کہ وہ چراوا ہے سے دور ہو جاتا ہے ایسے ہی جماعت کا تارک جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ کرم سے دور ہو جاتا ہے۔

(مرآۃ المناجیح جلد دوم ص:۱۵۸)

اذان سن کر مسجد سے باہر نہ جائے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رواہ احمد

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم دیا کہ جب تم مسجد میں ہو اور نماز کی اذان دی جائے تو تم میں سے کوئی نماز پڑھے بغیر نہ نکلے۔ (مشکوٰۃ المصابیح: الحدیث ۱۰۷۴/ص:۹۷)

وَعَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أُذِّنَ فِيْهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رواہ مسلم

ترجمہ: حضرت ابو شعثاء سے روایت ہے: فرماتے ہیں کہ ایک شخص اذان کے بعد مسجد سے نکل گیا تو حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نافرمانی کی۔

(مشکوٰۃ المصابیح حدیث نمبر ۱۰۷۵ ص:۹۶)

وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((مَنْ اَدْرَكَهُ الْاَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ))

ترجمہ: روایت ہے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو اذان مسجد میں پالے پھر وہ نکل جائے نہ نکلا ہو کسی کام کے لیے نہ وہ لوٹنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ منافق ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح: الحدیث ۱۰۷۶ ص:۹۷)

صحابۂ کرام کی نمازِ باجماعت سے والہانہ محبت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ أَوْ مَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِيَ الصَّلَاةَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى اَلصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً وَيُحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ رواہ مسلم

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کہ ہم نے اپنے صحابہ کو دیکھا ہے کہ نماز کے پیچھے نہیں رہتا تھا مگر وہ منافق جس کا نفاق معلوم ہو یا بیمار، بیمار بھی دو شخصوں کے درمیان چلتا حتی کہ نماز میں آتا۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سنت ہدیٰ سکھائیں اور سنتِ ہدیٰ میں سے اُس مسجد میں نماز پڑھنا بھی ہے جس میں اذان ہو اور ایک روایت میں کہ جس کو یہ پسند ہو کہ کل اللہ سے مسلمان ہو کر ملے تو وہ ان پانچ نمازوں پر وہاں پابندی کرے جہاں اذان دی جاتی ہے کیوں کہ اللہ نے تمھارے نبی کے لیے سنتِ ہدیٰ مشروع کیں اور یہ نمازیں بھی سنتِ ہدیٰ سے ہیں اور اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کرو جیسے کہ یہ پیچھے رہنے والے گھر میں پڑھ لیتے ہیں تو تم

اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے اور اگر اپنے نبی کی سنت چھوڑ و گے تو گمراہ ہو جاؤ گے ایسا کوئی شخص نہیں جو خوب طہارت کرے پھر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کا ارادہ کرے مگر اللہ اس کے لیے ہر قدم کے عوض جو ڈالتا ہے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے ہم نے اپنی جماعت کو دیکھا کہ نماز سے وہ منافق ہی پیچھے رہتا تھا جس کا نفاق معلوم ہو، بعض آدمیوں کو دو شخصوں کے درمیان لایا جاتا تھا حتیٰ کہ صف میں کھڑا کیا جاتا۔

(مشکوٰۃ المصابیح/ حدیث نمبر ۱۰۷۲ص:۹۶،۹۷)

اس حدیث کو پڑھ کر صحابۂ کرام کی نمازِ باجماعت سے محبت کا اندازہ لگائیں کہ کس طرح ضعف ونقاہت کے باوجود جماعت کا اہتمام فرماتے تھے، اگر خود چل نہیں پاتے تو کسی کے سہارے مسجد میں آتے اور جماعت کے ساتھ نماز ادا فرماتے۔ آج ہم اگر اپنا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ ہلکی بیماری ہوئی، سر میں درد ہوا، یا چھوٹا سا کام آگیا جماعت ترک کر دیا۔ ہمیں صحابۂ کرام کی زندگی سے سبق حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس طرح کے بہت سارے واقعات صحابۂ کرام کے ملتے ہیں جس سے ان کی نمازِ باجماعت کی محبت کا اندازا ہوتا ہے۔ چنان چہ ترغیب کے لیے کچھ واقعات یہاں قلمبند کیے جاتے ہیں۔

ایک میل کی دوری سے مسجد میں آکر جماعت کے ساتھ نماز

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد نبوی شریف سے ایک میل کے فاصلے پر تھا لیکن وہ پانچوں وقت مسجد میں آ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ خواہ کتنی ہی گرمی اور دھوپ ہو ان کو کچھ پرواہ نہ تھی۔ ایک مرتبہ مسجدِ نبوی کے قریب چند مکان خالی ہوئے۔ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے وہاں مکان لینے کا ارادہ کیا لیکن جب سرکارِ مدینہ سرورِ سینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز کے لیے آنے میں ہر قدم پر ثواب ملتا ہے۔ اس لیے دور سے آنے میں زیادہ ثواب ہے" تو انھوں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا اور تا دمِ آخر ایک میل دور سے آ کر مسجد میں نماز پنج گانہ ادا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب بینائی جاتی رہی تو بھی کسی کا سہارا لے کر نماز کے لیے برابر

مسجد میں پہنچتے تھے۔

سبحان اللہ! صحابۂ کرام علیھم الرضوان میں باجماعت نماز ادا کرنے کا کتنا زبردست جذبہ تھا واقعی ،پانچوں وقت ایک ایک میل کا سفر کرکے آنا یہ کوئی آسان کام نہیں۔اور پھر جذبہ اطاعت تو دیکھیے کہ صرف اس لیے مسجد نبوی شریف (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قریب گھر نہیں خریدا تاکہ دور سے آنے میں زیادہ ثواب حاصل ہو۔اور حد تو یہ ہے کہ نابینا ہوجانے کے باوجود بھی اس قدر سفر کرکے مسجدِ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لاتے رہے۔ان واقعات سے ہمیں درس حاصل کرنا چاہیے کہ افسوس! ہر قسم کی سہولت کے باوجود بھی ہم جماعت ترک کردیا کرتے ہیں۔ (فیضانِ سنت ص:۱۰۰۴/۱۰۰۵)

حضرت حاتم اصم رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میری ایک نماز باجماعت فوت ہوگئی تو صرف ابواسحٰق بخاری میری تعزیت کو آئے، اگر میرا بچہ فوت ہوجاتا تو دس ہزار سے بھی زیادہ لوگ تعزیت کے لیے آتے کیوں کہ لوگ دین کے نقصان کو دنیا کے نقصان سے بہت ہلکا جانتے ہیں۔ (مکاشفۃ القلوب ص:۵۵۱ المدینۃ العلمیہ)

مطلب حضرت حاتم اصم رضی اللہ عنہ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ ایک وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ادا نہ کرنا یہ بچہ کے فوت ہونے سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہے۔تو دنیا والوں کو بچہ کے وفات پر نہیں بلکہ میری نمازِ باجماعت فوت ہونے پر زیادہ تعزیت کرنا چاہیے حالاں کہ معاملہ برعکس ہے۔

منقول ہے کہ حضرت میمون بن مہران مسجد میں آئے تو آپ سے کہا گیا کہ لوگ تو واپس لوٹ گئے ہیں۔(یعنی جماعت ہوگئی ہے) آپ نے یہ سن کر فرمایا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ اور کہا کہ اس نماز کے پالینے کی فضیلت مجھے عراق کی حکومت سے زیادہ پسند تھی۔ (مکاشفۃ القلوب ص:۵۵۱)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایک نماز کی جماعت چھوٹ گئی تو آپ نے ایک قطعہ زمین جو ایک لاکھ کی قیمت کا تھا خیرات کردیا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے ایک جماعت فوت ہوگئی تو انھوں نے روزہ رکھا اور ساری رات نوافل پڑھے اور ایک غلام آزاد کردیا۔ (نزہۃ المجالس ص:۵۱۱)

شیطان نے نماز کے لیے بیدار کیا

تمام مؤمنین کے ماموں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک رات اپنی قیام گاہ میں سورہے تھے۔

اچانک حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کسی نے بیدار کر دیا۔لیکن جب آپ نے آنکھ کھول کر دیکھا تو وہ چھپ گیا۔اور آپ کو نظر نہیں آیا،اس وقت آپ نے فرمایا:

ارے تو کون ہے؟ تیرا نام کیا ہے؟ یہ سن کر شیطان نے کہا کہ اجی! مجھ بدنصیب کا نام "ابلیس" ہے جو بہت مشہور ہے۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حیران ہو کر اس سے فرمایا، ارے ابلیس کا کام تو مؤمن کو سُلا کر اس کی نماز قضا کرا دینا ہے،تو اگر ابلیس ہے تو پھر تو نے مجھے نماز کے لیے کیوں جگایا؟ تیرا کام تو نماز چھڑانا ہے،نماز پڑھانا تو تیرا کام نہیں ہے۔یہ سن کر ابلیس نے کیا کہا؟ سنیے اور عبرت سے سر دھنیے! شیطان نے دانت پیس کر کہا اے فلاں! میں نے آپ کو اس لیے بیدار کر دیا کہ اگر اس وقت آپ کی نماز فوت ہو جاتی تو آپ افسوس کرتے ہوئے اور دردِ دل سے روتے ہوئے آہ وفغاں کرتے تو نماز چھوٹنے کے غم میں آپ کا افسوس اور آپ کی بے قراری اور بارگاہِ باری میں آپ کی گریہ وزاری ثواب میں دو سو رکعت نمازوں سے بھی بڑھ جاتی! تو میں نے اسی لیے آپ کو نماز کے لیے جگا دیا ہے تا کہ آپ کا ثواب بڑھنے نہ پائے (فیضانِ سنت ص:۱۰۱۵)

اللہ رب العزت نے قرآن مقدس میں خاص طور سے مؤمنوں سے خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ شیطان تمھارا کھلا ہوا دشمن ہے، اور بار بار فرمایا،نیز یہ بھی فرمایا کہ شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو، بے شک وہ کھلا ہوا تمھارا دشمن ہے کیوں کہ وہ تمھیں بُرائیوں اور بے حیائیوں کا حکم دیتا ہے، اس کی دشمنی کا اندازہ اس واقعہ سے لگائیں کہ اس نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھنے کے لیے اس واسطے نہیں اٹھایا کہ ان کی نماز قضاء ہو رہی تھی اور ان پر نیند کا غلبہ تھا ،بلکہ اس لیے اٹھا دیا کہ جب ان کی نماز قضاء

ہو جائے گی تو یہ رب کی بارگاہ میں روئیں گے، آنسو بہائیں گے تو رب تعالیٰ انھیں کہیں زیادہ ثواب نہ عطا فرمادے۔

لٰہذا انسان کو اور بالخصوص مؤمنوں کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ شیطان رجیم سے اللہ کی پناہ مانگتے رہیں اور نماز میں کبھی بھی سستی نہ کریں ۔کیوں کہ بلا عذر شرعی نمازوں کی جماعت میں حاضر نہ ہونا غضب خدا ورسول کا سبب ہے ۔اور ہمارے اسلاف ترکِ نماز و جماعت کو بہت بُرا جانتے تھے چنان چہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ پگھلے ہوئے سیسے سے انسان کے کانوں کا بھر دیا جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ اذان سن کر جواب نہ دے(یعنی جماعت میں حاضر نہ ہو)۔ (مکاشفۃ القلوب ص:۵۵۱)

اور ایسا نہیں کہ ہمارے ان بزرگانِ دین نے صرف یہ باتیں کہیں،نہیں بلکہ وہ اپنے قول کی عملی تفسیر تھے،خود عمل کرتے اور ترغیب کے لیے دوسروں سے بتاتے جیسا کہ مکاشفۃ القلوب میں حضرت امام غزالی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ”حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ بیس برس سے متواتر میں اس وقت مسجد میں ہوتا ہوں جب مؤذن اذان دیتا ہے ۔اور حضرت محمد بن واسع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دنیا سے تین چیزوں کی خواہش رکھتا ہوں، ایسا بھائی کہ اگر میں ٹیڑھا ہو جاؤں تو وہ مجھے سیدھا کردے، بغیر کاوش کے مختصر رزق جس کی باز پرس نہ ہو اور نمازِ باجماعت جس کی غلطیاں میرے لیے معاف کردی جائیں اور جس کی فضیلت مجھے بخش دی جائے ۔ (مکاشفۃ القلوب ص:۵۵۱)

بلکہ ہمارے بزرگانِ دین نے اپنے شاگردوں یا اپنے بچوں کی نماز سے متعلق کس طرح تربیت فرمائی ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

جماعت میں سستی کی وجہ سے بال منڈادئیے

حضرت سیدنا صالح بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ نے جس دیانت ومحنت کے ساتھ اپنے شاگرد رشید حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے کردار و گفتار کی نگرانی کی ،اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک بار حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نماز کی جماعت میں شریک نہ ہوسکے ۔استاذ ِ

محترم نے وجہ پوچھی تو بتایا: ”میں اس وقت بالوں میں کنگھی کر رہا تھا۔“ تڑپ کر بولے ”بال سنوارنے کو نماز پر ترجیح دیتے ہو!“ اور اس بات کی خبر مصر میں آپ کے والد محترم کو کر دی، انھوں نے اسی وقت اپنا خاص آدمی بیٹے کو سزا دینے کے لئے بھیجا جس نے مدینہ شریف پہنچتے ہی سب سے پہلے ان کے بال منڈوائے پھر کوئی دوسری بات کی۔

(حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ۴۲۵ حکایات ص:۴۵)

ان تمام احادیث اور واقعات کو بار بار پڑھیں اور جو لوگ نماز نہیں پڑھتے وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیں کہ آج تک نماز کو چھوڑ کر کس قدر گناہوں کا کام کیا ہے۔ کہیں نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے حشر کے میدان میں اللہ رب العزت نے ہماری گرفت فرمالی تو کیا جواب دیں گے۔ آج دنیا میں موقع غنیمت ہے اپنے اوقات کو اللہ کی یاد میں لگائیں اور نماز جو تمام اذکار کا مجموعہ ہے اسے اس کے اوقات میں ادا کرنے کا عزم کریں اور اب تک جتنی نمازیں چھوڑ چکے ہیں ان سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کریں اور ان نمازوں کو جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کریں، یقینی طور پر اللہ رب العزت سچی توبہ کو قبول فرماتا ہے اور اپنی بارگاہ میں رجوع کرنے والے بندوں پر بڑا کرم فرماتا ہے، ان کے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے بلکہ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔

اللہ رب العزت ہم سب کو نمازِ باجماعت تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بے نمازیوں کو ان قرآنی آیات واحادیث وواقعات سے سبق حاصل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین ﷺ